

تذیل حیات

از فکر حنیف لال طالع منشی سابق شریعت انسپری
مدیریت اول و بعد از آن علی محمد خلی خاوری



در مطبع الهی گره پاهام و صحیفه

محققان صاحب طبع و فکر

۱۳۰۵

دفعه دوم .. جلد { فیت فی جلد

ویباہ

مجھ سمجھان چرنجی لال طالع کو بہت دنوں سے یہ خیال تھا کہ
 مرزبوم کی جہالت کا حال راست راست بے کم و کاست قلمبند
 کروں اور عذاب دروغ نام کو بھی اپنی گردن پر نہ دھرا
 کیونکہ راستی مصلحت آمیز ہے اور دروغ فتنہ انگیز ہے
 دروغ آدمی کو تھمرسا کرتا ہے ۔ دروغ آدمی کو قیقا
 کرتا ہے ۔ تہذیل جہالت اس کتاب کا نام ہے
 غلطی کی اصلاح بزرگوں کا کام ہے ۔

فہرست عنوان کتاب

ہدیت جہالت حکایات نازانی میں تمثیل - تعریف علم
 حکایات دہانامی سبیل تمثیل - ذکر جزیرہ گریٹ برٹن - ترجمہ
 پندرہ نامہ مولوی جامی - شایع علوم و فنون انگلستان
 تعریف باب انگلستان - نوجہ سرکار انگریزی دریاب رفاه عام -
 جلد - حضرت بطور سوال و جواب - مقدار تعلیم و تعلم دیار ہند - بخل تعلیم دیار ہند
 مخم کی تاثیر صحبت کا اثر - مباحثہ دریاب تعلیم دختران بطور سوال و
 جواب - وقت کا بیان مع تصویر وقت - مضمون تعلیم عورت
 عورتوں کی جہالت سے مردوں کے نقصان - عورتوں کی جہالت
 سے عورتوں کے نقصان - مذمت خود غرض - تعریف دروس
 لطافت - نقلیات - نکات - نصائح *

مذمت جہالت

جس زمین پر جبل کا نام و نشان ہے وہ زمین ہو کامیدان

سنان اور ویران ہے جو اس زمین کا آسمان ہے وہ دوتا رہا
 کا سائبان ہے اس آسمان کا سورج بے نور ہے پھر چاند کا
 کیا مذکور ہے ساکن ایسی مین کے روشنی میں حیوان میں گویا صورت آدمی
 بشکل انسان میں جو انسان کے منیر ہے وہ کسا عزیز ہے *

ابیات

<p>پڑے ہرگز نہ نادانوں کے پالا مگر جاہل نہیں غنچوار بہتر مضرت ہے مضرت ہے مضرت بُرائی ہے بُرائی ہے بُرائی دغا ہے پیچہ دغا ہے پیچہ دغا ہے تو اپنی آبرو بر باد کر دی کہیں اندھے کو ہر تلی ہے بھلا</p>	<p>الہی بوسے نادانی ہو کالا تیرا اگر تشننا ہو مار بہتر نہیں جاہل کی صحبت میں شر جہالت میں نہیں اصلا بھلائی کہاں جہاں میں بک و فاس ہے اگر جاہل سے تو نے دوستی کی نہیں جاہل میں ہوتی دوست</p>
--	---

حکایات مذمت جاہلان

حکایت جبارون رشید مصر کی سلطنت پر متصرف ہوا
 اوتے یہ دور کی سو جھی کہ بس اسی کائنات پر فرعون کے سامان خدائی
 دعویٰ کرنا تھا میں تمہید ہمارے سلطنت آپ ایک دنیا سے غلام کو، بنگا
 اور یہ خیال کیا او دھڑ خضیب نام ایک غلام حبشی کو سلطان مصر کر دیا
 مذکور ہے کہ ایک دن مزارعین مصر اس بادشاہ نادان کے اجلاس میں داخل ہوئے
 ہوئے کہ عینے رو و نیل کے کنارے روئی ہوئی تھی باران بیوقت
 نے سب تلف کر دی حکم دیا جاؤ ابھی دفعہ اون بوو *
 حکایت ایک طفل نادان نے کنوئین کے منہ پر بیٹھ کر اپنی
 روٹی کا ٹکڑا بازو کے چنگل میں دیدیا قضا رواہ ٹکڑا بازو کے
 چنگل میں نکل کر کنوئین میں گر پڑا لڑکا بھوٹ بھوٹ کر رونے لگا
 باپ رجاہل نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا ہے
 پوچھا بیٹے تیری روٹی کس نے لے لی اور اس نے جواب میں
 اشارہ کیا یہ دشمن عقل آگ کا گبولہ بن کنوئین پر چڑھ گیا اور

اپنا عکس پانی میں دیکھ کر بولا اسے آب چاہ چلو بھر پانی میں ڈو جا
 تو نے میرے بچے کی " " دھوکا دیکر لے لی پانی بولا آب اتنے
 گرم ہوں یہ سب پانی آب ہی کی طرف مڑتا ہے ورنہ پانی میں
 تو سواے پانی کے اور کچھ نہیں ہے اب اس یا وہ گوی سے
 شرم کرو اور اپنے مزاج سخت کو مثالِ آب نرم کرو *
 حکایت ایک تو نگر زاوہ جاہل اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا
 ایک فقیر زاوہ سے یہ مناظرہ کر رہا تھا کہ دیکھو ہمارے باپ
 کا صندوق تربت کیسا سنگین ہے اور قبر پر کتنا پاکیزہ نگین ہے
 قیمتی پتھروں کا فرش ہے حلیہ و ارتقاء میں عرش ہے
 تیرے باپ کی گور ڈیڑھ اینٹ کی ہے جبیر دو مٹھی مٹی پڑی ہے
 فقیر زاوہ بولا جب تک آپ کے والد ماجد ان پتھروں سے
 غلینگے اس خاک کا باپ بہشت میں پہنچ جائیگا *
 حکایت ایک ساوہ لوح نے کہیں ایک اشرفی پڑی

بابی اوسکو اس جہت سے گھیر کہ جو میں اس اشرفی کو بازار میں
 لیجا کر کسی صراف کی اشرفیوں کے ڈھیر میں ملا دوں تو سہل ایک
 ڈھیر اشرفیوں کا میرے ہاتھ آجائے غرض اس نا عاقبت انڈیش
 کو جل نے یہ تعلیم کی اور اوسنے بازار میں جا کر اشرفی اپنی ایک
 صراف کی اشرفیوں کے گنج میں پھینک دی اب
 ہنگام لگا ہوا کہ میں ایسی ہمت کہاٹھے لاؤں جو غیر کی مہروں
 کا ڈھیر اٹھاؤں لاچار صراف کے سامنے سب پرونا
 رویا اور صراف نے ہنکر یہ جتلا یا کہ چلو اپنی راہ لوتھار کی
 عقل کہاں ہے اور تھارا اوستاد کون نادان ہے
 ستھوڑا بہت میں مل سکتا ہے اور بہت تنھوڑے میں
 گہاٹش نہیں رکھتا ہے *

حکایت ایک نادان کی آنکھیں دیکھنے آئیں بیٹسار
 پس دوڑا گیا بیٹسار چار پاون کی آنکھوں کی دوا

اوسکی آنکھوں میں بھی لگا دی اب یہہ بیوقوف روتا پٹتا طبیب
 پاس پہنچا طبیب کہا جو تم گدھے نہ ہو بیطار پاس کیوں جاتے ہو
 حکایت ایک ثعلبند اور ایک پالان گرا پنا اپنا حق گدھے
 مانگنے لگے گدھے نے کہا یہ لے ثعلبند اپنے نعل اور یہ لے
 پالان گرا پنا پالان نعلوں نے میرے پاؤں گھائل کر دیئے
 اور پالان نے پیچھے میں تمھارے احسان سے باز آیا ۔

علم کی تعریف

اگر اوس زمین کے سوا دین نور علم کا ظور ہو گیا اندھیرہ رہ گیا
 چاروں طرف عالم نور ہو گیا ۔ ایسیات

چور چوری کنہہ سکین زہار
 سو بھلا پوسے شکل میں چار کھان
 ساتھ رہتا ہے داتا ہے رنج
 علم جو نہیں وہ غافل ہے

عالم ایسی ہے دولت بیدار
 گر یہ کہنے کہتے وہ بارگراں
 سینہ صاف میں علم کا منج
 علم ہے سیکھ کر تو عاقل ہے

طالع عالم کا بڑا ہے وقار | عمر تھوڑی ہے علم ہے بسیار

حکایات مدح عاقلان

حکایت ایک حاکم داؤ گھر موٹے کپڑے کی قبائیں کرنا تھا کیسے
کہا آپ کو تو خداوند تعالیٰ نے سب کچھ دیا ہے آپ کے جسم مبارک پر
پوشاک گندہ زیب نہیں ملتی ہے آپ اپنے لئے قبائے حریر
قطع کر آئیں فرمایا اس میں آئین ہے اور اس میں آرائش ہے *

حکایت ایک تاجر کو ہزار دینار کا خسارہ ہوا اوسنے اپنے بیٹے
سے کہا اب جان پدر اس ضرر سے کسی کو خبر نہ کجوبیٹے نے کہا والد خدا
آپ کا کہنا میرے سر پر میری آنکھوں پر مگر مجھے یہ یاد دلا دیجئے کہ اس
اختلاف میں مصلحت کیا ہے کہا جب یہ راز فاش ہو جائیگا ایک
مصیبت کی دو مصیبتیں ہو جائیں گی یعنی ایک نقصان پایہ و سر ہو جائیگا
نجات ہماریہ *

حکایت کسی خوشی و انجان دل کو یہ مژدہ سنایا کہ پیرو و دشمن فغان

دشمن کو خدا تعالیٰ نے دنیا سے اٹھایا فرمایا یہ بھی سنا ہے کہ مجھے چھوڑ دیا ہے
 حکایت مصر میں دو امیر اوسے برا و حقیقی تھے ایک نے علم سیکھا
 دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار وہ علامہ مصر ہوا اور یہ عزیز مصر ہوا
 ایک دن پچھتہ شہ قحار اوسے دیکھ کر کہنے لگا کہ میں تو مصر کی سلطنت پر
 قابض ہو گیا اور تو سچہ افلاس ہی میں گرفتار رہا وہ بولا
 میں تو خدا سے پاک کا بدرجہ غایت شکر گزار ہوں کہ سینے انبیاء کی
 میراث پائی یعنی علم اور تمہیں فخر و عن کی میراث نصیب ہوئی یعنی مصرت
 حکایت ایک روسی کھانا لید نوش جان کر رہا تھا کہ سینے کہا
 تم فقیر ہو تمہیں طعام مرغین سے نفرت چاہیے نان خشک پر قنات
 چاہیے فقیر بولا یا با فقیر دنیا میں جان ہے اور جہان کو فضولی سے کیا کام
 حکایت ایک خدا پرست پیادہ پا قطع مسافت کر رہا تھا اوسے
 پاؤں درد کرنے لگے اوسنے مجب الدعوات کی جلب میں ملتا تھا دھڑکا
 کہ بارالہا مجھے بھی گھوڑا ونے آگے دیکھتا کیا ہے کہ ایک سوار

عنان کیچھٹہ چلا آتا ہے اور اوسی وقت اوسکی گھوڑی نے سمجھ دیا
 سائیس ساتھ نہ تھا سوار نے انہیں حضرت کی کوڑے سے خبر لی اور
 گھوڑی کا بچہ اونکے دو پیسے پر ہر دیا اور تاکید کر دی کہ گھوڑی
 کے ساتھ جو دوڑتا چلا تو دیکھ تو ہے اور یہ کوڑا بیچارہ کہہ بدو
 گھوڑی کے ساتھ دوڑتا چلا جاتا تھا اور ہاشک گرم و آہ سرد
 یہ کہتا جاتا تھا کہ بیٹے اپنے خدا سے گھوڑا اسلئے مانگا تھا کہ اوپر
 سوار ہوں نہ اسلئے کہ میں اوسکا گھوڑا بنوں بہر حال یہ خطا مجھے
 سرزد ہوئی کہ سینے و عا میں یہ تصریح نکر دی کہ اے مجاہد
 مجھے گھوڑا چڑھنے کو دے فقط گھوڑا مانگا تھا سواو سننے دیا
 حکایت ایک دن دارشاہ بادشاہ شکار کھیلنے کھیلنے کسی
 جنگل میں جا پہنچا وہاں ایک گلہ بان بادشاہ کے سامنے دوڑا
 چلا آیا بادشاہ نے اسے دشمن جان جانکر اوسپر تیر کھینچا گلہ بان
 چلا یا کہ میں اس جنگل میں بادشاہی گھوڑوں کا گلہ بان ہوں نہ کوئی

اپکا دشمن جان نہیں ہوں بادشاہ کا دل ٹھکانے ہوا اور شاہد ہو
 فرمایا میں تو تجھے جان سے مار ہی چکا تھا خوب ہو جو تو سلامت رہ گیا
 گلابان ہنسر کہنے لگا واہ واہ آپ مالک مالک ہو کر دوست دشمن
 میں کچھ تمیز نہیں فرماتے ہیں اور میں آپکا ایک ناعیز حروا ہوا اس قدر
 عقل و تمیز رکھتا ہوں کہ لاکھ گھوڑوں میں سے عیب و اثر گھوڑا
 الگ کر دوں جس طرح میں اپنے گلہ کی پہچان رکھتا ہوں اس طرح بادشاہ
 کو بھی اپنے گلے کی پہچان چاہیے *

حکایت ایک نجومی نے اپنے گھر میں آنکر ایک مرد اجنبی بیٹھا
 دیکھا شور کرنے لگا کہ تو کون ہے کیوں ہمارے گھر آیا ہے کسی
 دانشمند نے پہہ غوغا سنا کر کہا میان نجومی تھیں تھان کا حال
 کیونکہ معلوم ہو سکتا ہے تھیں نے گھر کی تو خبر ہی نہیں ہے *

حکایت ایک لکچرے کو کسی شخص نے مار ڈالا ایک صاحب تمیز
 یہ کیفیت دیکھ کر بول اٹھا دیکھو جب موت آگئی تب ہزار ایک

بیت و پا کے آگے سے نہ بھاگ سکا *۔

حکایت ایک دن خوان سالار نے نو تعمیران سے پوچھا کہ جو طعام بہت لذیذ اور نہایت نفیس منطبخ شاہی میں پکنا ہے اس کو پیرو مرشد بہت کم تناول فرماتے ہیں اسکا باعث کیا ہے فرمایا واکہ حاجت نہیں ہوتی ہے *۔

حکایت ایک بادشاہ کو مرض مہلک دامگیر ہوا اطباء یونان باہم متفق ہوئے کہ اس مرض جانگزا کا علاج سوا پتہ آدمی کے اور کچھ نہیں ہے اور وہ آدمی بھی ان اوصاف سے موصوف ہو قضا را ایک دیہقان کا لڑکا موصوف بدین صفات دستیاب ہوا اسکے مان باپ طلب ہوئے اور وہ بطع ذرا اپنے بیٹے کی خونریزی پر رضامند ہوئے قاضی نے فتویٰ دیا کہ واسطے سلامتی ذات بادشاہ کے خون ایک رعیت کا مباح ہے جدا دے قصد کشتن کیا لڑکا

آسمان کی طرف سر اٹھا کر مسکرایا بادشاہ نے کہا لڑکے یہ
 کیا محل تبسم کا ہے تیرا خون ہوتا ہے اور تو نہنتا ہے لڑکے نے کہا
 لڑکوں کا نام زمان باب پر ہوتا ہے سو میرے مان باب نے
 خون بہا لیلیا استغاثہ والقضا میں کیا جاتا، سو قاضی نے
 فتویٰ دیدیا داد خواہی بادشاہ سے کیجاتی ہے سو اسکو داد
 میرے پتے کی رکس آئی ہے اب سو اسے خدا سے جل شانہ
 کے کوئی جا سے پناہ نظر نہیں آتی ہے اگر وہ مہربان ہے
 تو مخلصی ہوئی جاتی ہے بادشاہ کے دل پر اس بات نے ایسا
 اثر کیا کہ بہت سا مال و متاع اس لڑکے کو دیکر آزاد کر دیا کہتے
 ہیں کہ جس ہفتہ میں یہ لڑکا رہا ہو گیا اسی ہفتہ میں بادشاہ
 چنگا ہو گیا *

ذکر جزیرہ گریٹ برٹن

جزیرہ گریٹ برٹن کا حال ہمارا شاہد مقال ہے اور

ہمارے دعویٰ پر اسکی تائید تمام و کمال ہے یعنی ایک زمانہ
 وہ تھا کہ یہ جزیرہ قوم صحرائی سے آباد تھا آباد کیا برباد
 تھا جھونپڑوں اور بھٹوں میں بس کر تے تھے شکار
 اندازی سے اپنا پیٹ بھرتے تھے فن زراعت کو نا بھی
 نہ جانتے تھے کہ کس درخت کا نام ہے آگے اونکے علوم
 و فنون کی ترکی تمام ہے یہاں اس ذکر سے اپنا اسبقہ
 مقصود ہے حال مفصل تولیخ میں موجود ہے اب
 وہی جزیرہ رشک گلزار ہے اگر سچ پوچھو تو گلزار اسپر
 تیار ہے فضا کا مکان ہے لاریب جنت کا نشان بہترقی
 علوم و فنون نمایان ہے سب جانتے ہیں کہ آج وہ
 جزیرہ خطہ یونان ہے طالب علموں کے لئے نامی گرامی مدرسے
 ہیں گھر گھر در در علوم و فنون کے چرچے ہیں جکے مانعہ
 میں دیکھو کتاب ہے کتاب نہیں مشعل آفتاب ہے اس

مقام پر مولانا سے جامی کے چند نامہ کا ترجمہ نظم میں کیا جا رہا ہے
 اس چند نامہ جس انسان کا عمل ہو جائے وہ انسان انسانوں
 میں افضل ہو جائے *

ابیات ترجمہ چند نامہ

رکھے محفوظ بد سے وہ خداوند	رکھے امد بخود دوست فرزند
میری سب عمر گزری یوں ہی	میرے ستر برس گزرتیرے سات
جو کھویا اپنے اوسکو تو نے پایا	کیا اقبال میرا تیرا آیا
نہ کوئی بھول حسین ہونہ کاٹا	نہ کوئی ٹخم نیکی سینے بویا
میں حیران ہوں کہ سال و ماہ و ہفتہ	میں حیران ہوں کہ میری عمر تیرے
کہان کھوئے گئے افسوس کی تاب	کہان جا رہے ہیں ہیات ہیات
تو پھر حسرت کا باقی رہ گیا نام	جب اپنے ہاتھ سے باہر گیا کام
تیرے سر پر ہوا دولت کا سایا	تو کو شمشک کہ تیرا ہی پایا
بے سر پر تیرے وہ چتر بہبود	کر لیا کام آخر حسین ہو سود

<p> کلچا قید نادانی سے بخش کہ وانا زندہ اور نادان ہے مردہ پڑوسی کب وہ ہو گا مردگان کا خزان علم ہے اور عمر کوتاہ کہ علم بے عمل سکھ ہے کھوٹا کیا تو نے نہیں بس اپنا سونا جو حلو خام ہے علت کا گھر ہے کہ پیٹ اور پیچھے کی راحت مفت نہ رکھی میل زینت شان مردکی تو گھر و باہ کا وہ دیکھ برابر مگر کے حق میں بدتر سم ہے شہد کبھی اوسکو ذرا آزار مت دے نہ رکھ اس راہ میں اپنی بخیلی </p>	<p> ہوا دل بہرہ وارت کسب دانش یہ جانے ہے ہر ایک آواز و بندہ کیا فرزا نگلی کا جس نے دعویٰ مگر چل پائے دانش سے تو یہ راہ عمل سبھی کر جو تو نے علم سیکھا جو تو نے کبھی سیکھی تجھے کیا جو کچا کام ہے او میں خبر ہے خوشخوری و خوش پوشی کرنا ہے جامہ دافع گرمی و سردی لباس نرم سے تو ہے اگر شاو نہ شیرینی پر کمر مثل مگر سجد توجہ کے خوان پر ایک لقمہ بھی کھائے کراپے دو ستون پر خرچ نیکی </p>
---	--

<p>محبت کے لئے مقرر ہے وہ وام نہ بارِ فرض سے کر دے گراں بار کہیں بچا تے نہ تجھ وام کا وام ولیکن دوست دشمن سے جدا کر رکھیں دل سے محبت و لکھیں صفا جو گیرے کام تیرا وہ سنواریں فصیحت گر ہو جانِ دل سیر سے بکوسے نیک نامی ہوئیں رہبر تو جان و دل سے تو ہوا تو کاغذ خوشی کی جا سمجھ اپنے ہی گھر کو سوئے سیر کتب مائل دل اپنا کتب میں عقل ہے عاقل ہے دیگر فروغ صبح و انہامی کتب میں</p>	<p>نر کھہ داد و سدا کا دینے کچھ کام براہِ جود ہو تو او کا غنچہ ار رہِ بخشش میں بھی رکھ سوچ کر کام محبوبانے لئے جان بھی فدا کر مگر ان دوستوں میں ہوں بہت گراں باری میں تیرا جو جھوٹا رین اگر کارِ زبان بن آئے تجھے بکار نیک ہوں وہ نیرے یاور اگر قسمت سے ایسے دوست ہوں وگر نہ دوست کر دیو اور دور کو کر اب اس کار خانے سے خدارا خرد مندوں پہ نہ مکتہ ہے مشہور انہیں کچھ تنہائی کتب ہیں</p>
--	---

معلم ہیں ولی بے مروت و منت
 دیدگانِ سراسر مغر بہین وہ
 حقیقت میں ہیں گویا گوہرِ خاموش
 مثالِ غنچہ ہیں اوراق سے پر
 یہ سب آپس میں ہیں ہم رو و ہم پشت
 بہ تقریرِ سرستِ عمِ تجلادین
 کبھی مانند صافی باطنوں کے
 کبھی حالاتِ ماضی کہہ سنائیں
 اگر تجھ کو توجہ ہو نہ گلی
 جب اپنا راز دل جا ہے تو کھلا
 ففس سے مرغِ حجب پرواز کر جائے
 کرے جو نہ تجھ کو بے حد نرسا
 تو کر پر ہیزِ نخواست سے ہمیشہ

تجھے دانش کی وہ کھلا این حکمت
 لباسِ پوستین ہیں نغزِ بہین وہ
 خموشی اونکی ہے سراپہ ہوش
 ورقِ بلیک کی قیمت ہے صد در
 جو کوئی رکھ دے لب پر اونکے گشت
 ہزاروں گوہرِ معنی دکھا دیں
 دکھانے ہیں حقیقت کے طریقے
 کبھی اخبارِ آئندہ بتائیں
 کیا کر سیرِ ہی اونکی تو خالی
 تو پہلے سوچ لے نیک و بد او کا
 بہت مشکل ہے پھر وہ دامن آئے
 تو دانا می سے اپنے دہن و کجا
 ہمیشہ عاجزی رکھ اپنا پیشہ

	جودانہ خلک پر گر جائے ہے حزار اوٹھا لیٹے ہیں مرنے اوسکو بمنقار	
نہ ناوان سبکے در بندر بند ہو	پدر کو چھوڑ عزیز ند ہنر ہو	
	یہ جانے وہ جسے دانش سے نہیں ہے کہ داناکے لئے یک حرف بس ہے	
<p>یہاں اگر کوئی ہمارے اپنا سے جس میں سے ہم سے یہ سوال کرے کہ کیا انگلستان میں لڑکیوں کی بھی تعلیم ہوتی ہے تو ہم اوسکو یہ جواب شافی دین کہ وہاں کے والدین کا لڑکوں اور لڑکیوں پر برابر پیار ہے اور دونوں کی تعلیم میں اونکی جان اور اونکا مال بٹا رہا ہے اسے ارباب دانش کہا لڑکیوں کی آنکھیں نہیں ہیں جو پڑنا نا اونکا دشوار ہو وہاں تو آندھے پڑھائے جاتے ہیں یہ بات قرین اعتبار ہو *</p>		

نتائج علوم و فنون انگلستان

ریل کے گھوڑے چل نکلے چال میں باد صحر سے اول نکلے
 یہ تہہ باد رفتار بڑا چالاک ہے آگ پانی اسکی خوراک ہے
 کبھی انگلستان میں ایک بڑھیا نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو میں
 سفر پر کمر باندھوں تو ایک گھنٹہ میں شستر کو سرستہ
 طے کر لوں بلکہ راہ میں اپنا چرخہ کا تہی اور اپنے بوڑھے
 غاوند کی جز گیری کرتی جاؤں حضرات اوس بڑھیا کی یہ
 دور اندیشی دلیل اس پر تھی کہ ایک زمانہ وہ آئیگا جو ریل کا
 کھیل دکھلائے گا۔ تارتیز رفتار آٹا فانا بعد المشرقین
 کی خبر لاتا ہے جن قدموں جاتا ہے اونہیں قدموں پھرتا ہے
 بیلین کا عرش پرو مانع ہے گویا فانوس آسمان کا چراغ ہے
 فوٹو گرافی سحر کر دیتی ہے جبکہ دیکھتی ہے شیشہ میں تالیق

مصور جن کے اوکے آگے چین مانتے ہیں کہتے ہیں کہ البصیر تگر کی
 ہم نہیں جانتے ہیں۔ شکر کون کی وسعت اور فصاحت و فرحت
 ناک ہے وہی زمین اب رو زمین کی ناک ہے۔ نہرین
 جابجا روان ہیں دل کشمیر میں ایسی کیفیتیں کہاں ہیں۔
 گاس کی روشنی نہایت شفاف ہے چاندنی ایسی کہاں صاف ہے
 انحصار ایک ایک کارخانہ و مان کا عالم طلسمات ہے اور
 کلون کے ہاتھ ہر ایک کارخانہ کی بات ہے ۵

ہم تو عقلا کے ہاتھ رہتے ہیں
 اوزکی تعریف کیوں نہیں کرتا

مجھ سے بے صنعتیں ہی کہتے ہیں
 اگر تو مداحی کا ہجوم بھرتا

تعریف اہل علوم و فنون انگلستان

ان عجائبات کے بانی مانی و ہیں کے انسان ہیں ارسطو ہیں
 افلاطون ہیں لیفان ہیں صاحب غزم کیسے ہیں سب جانتے ہیں
 جیسے ہیں میدان رزم میں شیر ہیں برہنہ شمشیر ہیں

نبرہ صلح میں خوش تدبیر ہیں ریشہ منضمر ہیں و خانی جہازوں پر
 سوار ہیں کبھی سمندر کی کونڈی کے اس پار کبھی اوس پار
 ہیں تمام ہندوستان اونکے زیر نگین ہے اونکے صاحب
 سیف و قلم ہونے میں شک نہیں ہے یقین ہے اون کے
 ارادوں میں مان ہے نہیں کہاں ہے سجان اسد اس
 سلطنت کا کیا کڑو فر ہے رعایا کے حق میں بجائے مادر
 و پدر ہے عدل میں داگستری ہے کرم میں عزیز و یاری
 ہے الہی حب تک گنگا جمن میں جل رہے جاہ و
 جلال انگریزری اٹل رہے *

توجہ سلطنت انگریزی درباب رفاہ عام

سرکار گردون اقتدار انگریزی کی توجہ تمام اس کام میں
 مبذول ہے کہ پچھتین خدے کریم نے انگلستان کو عطا فرمائی ہیں
 اونسے ملک ہندوستان کا بھی نفع پاوے اور ہر شخص حالت

رفاہ حاصل کر کے اوسکی نیکیوں کا جس کا وس و کیمو ریل حل گئی
 تارنگ گیا سب سے نفع پایا کون ٹھگ گیا باب تجارت کو ان
 دونوں نے فراخ کیا ابعاد بلاد و امصار کو با یکدہ پر
 دست و گریبان کر دیا کاٹلی صاحب نے نہر گنگا کی ہر دوار سے کاٹکر
 کانپور میں ملائی اور وہ ستوا تر خشک لیون میں بہت اڑے آئی
 العظمۃ بعد اس نہر کے لائن میں بڑی بڑی حکمتیں عمل میں آئی
 ہیں اور وہ حکمتیں ہی رڑ کی کے نیچے سولانی ندی کے اوپر
 پل بازہ کر اوس پل پر نہر کو ملائی ہیں جی میں آتا ہے کہ اس
 موقع پر کچھ تعریف رڑ کی کے کارخانہ و خانی کی قید تحریر میں
 لاؤں پھر سوچتا ہوں کہ دوسری چال چکر پہلی چال نہ بھول
 جاؤں عرض اوس کے طول و پیم میں البتہ نقصان ہے اور
 یہاں بسبیل انحصار ضرورت بیان ہے یہ کارخانہ لب
 نہر صدر نشین ہے اور وہ نہر کے کام میں بہت مددگار

اور معین ہے لوہے اور لکڑی کام کل سے روانہ ہوا وہی تحریر
 زاید از حوصلہ بیان ہے بیارون کے لئے شفا خانوں کا اور ہی ٹل
 ہے یہاں اونکا ذکر بھی فضول ہے باران تعلیم و تربیت کی خوب
 بارش ہے اور اس اسباب کی روز بروز افزائش سے
 بڑے بڑے شہروں میں کالج بنگلے گاؤں گاؤں میں ہر شہر تعلیم
 کے تذکرے ہونے لگے کالجوں کی فیضیت غریب غنی ہر
 و باقین علم کی بدولت آجی ہوئے تھے فی الحال ہر شہر تعلیم کا
 اثر ہو گیا ہے کہ ہر جا تعلیم و تعلم کا شہر گاؤں گاؤں ٹھہر گھر
 ہو گیا ہے ہر چند تعلیم سرکاری نے بعد مدت دراز اپنا نقشہ
 دلون میں جایا مگر صبح کے بھوئے ہوؤں کو شام تک اپنے
 ٹھہرے ہی آسانی حال ہر قوم نے اپنی اولاد کو رکھنا پڑنا تو
 مفید اور مستلزم سمجھ لیا ہے مگر اولاد انما کی تعلیم کی طرف
 بخوبی دہیان نہیں دیا ہے یہ باغ بھی باغبانوں کی توجہ سے

سرسبز ہو جائیگا اور رفتہ رفتہ میوہ کھلائیگا درمیوں جناب و
 رکاب ثواب علی القاب سر ولیم سر صاحب ہا در لٹنٹ گورنر ممالک
 مغربی و شمالی، ام دولتہم و زاد صولتہم ہزار التفات اس کا خیرین
 توجہ کافی اور سعی افنی مندول فرماتے ہیں اور جو حقوق چارہ سازی
 فیاضی کھدوندان نصنت نشان پر واجب ہیں مجرم و کاست ظلم و
 ہیں لڑکیاں ہزار ہزار زبان و عا کر ہی ہیں کہ امی قاضی الحاجات
 ہماری تعلیم کا سہاں ہمارے مربی و دو جان داورس در ماندگان ثواب
 مدوح الاللقاب کے چشمہ التفات سے جلد یارب اور محکم اساس ہو اور
 بیگالان اقبال عدو مال سلطنت انگریزی کا ستیاناس ہو۔

جملہ معترضہ بطور سوال و جواب

سوال یہ عقد ہمارے ناخن فکر سے نہیں کھلتا ہے اور یہ وقت
 میزان قبایس میں نہیں ملتا ہے کہ اس دیار میں موافق مرضی سرکار اشاعت
 تعلیم میں کیوں یہ مہموی شفا خانوں کا علاج کرانے میں کہاں

اتنی تاجیر ہوئی ریل کی سواری کو بے وسواس اختیار کر لیا
 اوسنے اپنی منزل میں سب قوموں کو متفق کر دیا بتاؤ کہ ہمارے
 ابنا جنس کا نتیجہ خوش پسندی کیا ہے اور انکے دیگر خیالات کا پلاؤ
 کیا ہے جواب ہماری سمجھ میں جو لوگ غرض مند ہیں وہ دام جنان
 میں پابند ہیں تعلیم کو یوں بدیر پسند کیا کہ وہ اونکے نزدیک فقط
 دفتروں کی نوکری کے لئے کارآمد معلوم ہوا۔ کھلا جب ہم وہ نوکری
 نہیں کرینگے اور ہی کسی حیلے سے پیٹ بھرینگے ہل جوت کھائینگے
 کسی بندوق اوٹھائینگے پھر کیون پڑہیں کیون مصیبت میں ہیں
 اور جو پڑہنا چاہینگے تو معلمین کا کہیں کال پڑ گیا ہے جہاں جائینگے
 وہاں سبق پڑھ آئیگے ہمارے کام کی کتاب زلیخا اور یاد سہرام
 ہمیں قلمیادیں ہے کیا کام ہے یہ لکھ روں کی کتاب کس عقلمند نے
 بنائی ہے نہ جملین کوئی قصہ ہے نہ عبارت آرائی ہے جس پر
 مین تو لہا ہی لہا ہے وہ بھی بُری بلا ہے اگر تواریخ پر بکرہ ہننے

یہ سیکھ لیا کہ خلائق سنہ میں آکر شاہ نے راجست فرما دی اور جہانگیر
 نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور بایں چارے لائے کہ آیا باہن
 وقت گنویا۔ نقل ہے کہ کہ نہی ایک ٹالہ بدیم سے یو جہاں اور واہرا
 دو کئے کہا چار روٹیاں یہاں قدر روٹیوں کی ہے علم کی قدر
 کہاں جغرافیہ یہ بتلاتا ہے کہ زمین گول ہے جیسے نارنگی
 بتلایے ہیں کیا پھل ملا یہ نارنگی ہم نے کھالی۔ شفا خانوں
 کی قدر دانی میں بھی قدر سے تامل ہوا وہ بھی اسلئے کہ یہاں بھی
 گھر گھر طبیب ہیں در در بید پھر شفا خانوں کے علاج کی کیا قید
 و بان ہاٹ بیان گلقد ہے پھر میٹھا کھانکی کسی سوند ہے
 جب دیکھا کہ وہاں صفت کا علاج ہے اور اسکا بہت مال ہے
 پھر صفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے ریل میں چوبیسوں
 سواری اختیار کی گئی اور جلا فوام کے متفق بیٹھنے میں کچھ
 فکر نہ اوشھی سکی وجہ معقول یہ خیال میں آئی کہ وہ سواری

شخصت روانہ ہے اور اس کا طائر شہان ہے لاہور سے کلکتہ کاٹے کو سون
پرستہ پر ایل کے نزد آب وہ گھر ہے یہہ درستہ جب تختہ داروں
کوڑیوں میں بجا سے سج کیا و اس کیا ترو کیا ہے یہاں اس
بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ جو کہیں مدرجات میں نیچی ذات کا کوئی
لو کا بیٹھا فساد کھڑا ہو گیا جی جانتا ہے کہ پہلے تھوڑا سا حال
یہاں کی تعلیم و تعلم کا حوالہ قلم باز رقم کروں اور پھر اپنے مطلب کی خبر لوں

بیان تعلیم و تعلم دیار ہند

قیاس یہ کہتا ہے اور رولج عام بھی یہ بتاتا ہے کہ کس قوت
اس جواریں بقدر کارروائی تعلیم کی مقدار مقرر ہو گئی فارسی
مدین لیاقت اونی کی کتابیں گلستان بوستان انشا خلیفہ ماہو
اور زلیخا تجوید کی گئیں سو وہ بھی تمام نہیں اور جو ان
کتابوں پر بہار دانش سندر نامہ ابو الفضل اور دیوان
عنی کا کچھ حصہ ستر او ہو گیا تو یہ لیاقت درجہ اعلیٰ کی ہوگی

جسے ماوہ لیاقت اورنی کا سپر کر کے شد بد لکھ لیا وہ مشدعی
 ٹھہر اور جو بہار و اش کے پرتو پر مقفے عبارت لکھنے لگا وہ منشی کہلایا
 یہ تو متعلموں کی تعریف ہوئی اب لیجئے معلموں کو ان کے بھی دو درجے
 قائم ہوا ایک میانجی کا درجہ مولوی کامیا پنچون میں فقط فارسی کی لیاقت
 ہے اور مولویوں کو فارسی اور عربی دونوں میں ہمارت ہوتی ہے میانجی کا
 درجہ چھوٹا ہے مولوی کا درجہ بڑا ہے ہر چند اس تعلیم کے درجے
 ایسے حقیر ہیں مگر اب تک لوگ اسی لکیر پر فقیر ہیں اب رہا پڑنا
 پڑنا نا برہمنوں کا سوزبان سنکرت کو انہوں نے اپنے
 ہی اختیار میں رکھا دوسری قوم کو اوہین و خل نہیں دیا
 یہاں شک ہے اگر یہ سمجھا جائے کہ برہمنوں نے زبان سنکرت
 میں دوسری مداخلت پسند نہیں کی تو اب وہ زبان انگریزوں
 کی مشق میں کیونکر آئی اور بڑی بڑی پوچھیوں کا ترجمہ انگریزی میں
 کیونکر ہو گیا اور جو یہ خیال کیا جائے کہ سوائے برہمنوں کے اس

زبان کے سیکھنے میں اور کسی ہندو کا مونہ نہ پڑا سو اس خیال میں بھی
 خامی کا اندیشہ ہے نہ وہ یہ بھی غرض کا متاع ہے بہر حال جس
 بہن نے کرم کا ہڈیکھ لیا اسکی ہڈی تائی درجہ اولے
 کی ہوئی اور جسے کچھ بیا کر ن اور کچھ جوش میں مہارت
 پیدا کر لی اسکی ہڈی تائی درجہ علی کی خیال کی گئی
 اس تحریر سے ناظرین کتاب یہ نہ سمجھیں کہ اس ملک میں
 فضیلت کا نام نہ لیں تو کرناور کا معدوم سمجھ کر ذکرام
 لکھا میں چاہتا ہوں کہ جلد اپنی منزل مقصود پہنچ جاؤں
 پر راستہ جھاڑ کا ہے پھونک پھونک کر پاؤں دھرتا ہوں

بخل تعلیم کا ہندوستان میں

عربی اور سنسکرت زبان کی کتب علیہ جو ستیاب ہوئیں وہ
 زبان تنادارس سرکاری کو ہیہ دعا دیتی ہیں کہ تم قیامت تک
 سرسبز اور آباد رہو اور تمہاری ترقی کا ستارہ ہمیشہ

تابان اور درخشان رہے تھے ہمیں از سر نو حیات بخشی اور۔
 تمٹھاری نوجوب سے ہم نے پھر رونق پائی۔ پیر مقابلہ فریادی ہے کہ
 میری بیچ میں تو گھن لگ گیا تھا اقلید بس نالان ہے کہ یاروں
 نے میری کبریاں کو نقش باطل کر دیا تھا تاریخ کہتی ہے کہ
 میری یاد و دلون سے جاتی رہی اور جبر ثقیل بگڑا ہے کہ
 میری تو بڑی خفت تھی حساب نے پر ملا کہ دیا کہ میری حساب
 تو دلون ہی میں ہوتا رہا حاصل تفتیح اور منزل علوم و فنون
 کا حال اس ناک میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جن حضرات کے
 پاس ان علوم کی کتابیں تھیں انھوں نے ان کتابوں
 کو صندوق سے نکال کر ہوا بھی نہیں دی اس
 دور اندیشی سے کہ جو کہیں ہم نے اپنے گھر کی یہ دولت
 باہر نکالی اور وہ کہیں غریبوں نے دیکھ لی اہل احتیاج
 ہاتھ پھلا بیٹھے اس کے حاصل کرنے میں اپنی ضرورت

دکھلائی گئی ہارتی بضاعت صفت ہاتھ سے جاتی رہ گئی اور دریا
 بنکر جا بجا روان ہو جائیگی ہم قہرہ دولت اپنے بزرگوں کی
 نہ آپ کھائیں گے نہ دوسرے کو کھائے دیگے اور جو کوئی ان علوم سے
 بہرہ رکھتا تھا وہ سکھانے میں یوں دریغ کرتا تھا کہ جو اور سکھاتا
 میری قدر و کوثری کی ہو جائیگی اور ازانی علت دکھلائی گئی
 اور جس کسی نے بامید فوائد ذاتی کسی شاگرد پر شدید عنایت فرمائی
 اسے کچھ کچھ متفقین کر دیا مگر کلمہ کمال نہیں بتائی میں نے اپنی
 طالب علمی کے زمانہ میں اس بخل کا خوب امتحان کر لیا ہے بس یہ کہنا
 میرا سر منو گناہ نہیں ہے سراسر بکا ہے شاید یہ زمانہ وہ ہو گا میں
 شیخ سعدی کی کتاب گلستان شیراز سے آئی ہوگی کیونکہ اس کی ایک
 حکایت میرے قول کی شاہد ہے اسکا بہتر ترجمہ کچھ کم ہے نہ کچھ زیادہ

حکایت

ایک استاد فن کشتی بن طاق تھا شہرہ

اتفاق تھا تین سو ساٹھ بند عمدہ جانتا تھا اور اُن بندوں سے ہر
 روز نفع نفع کی کشتی کھیلتا تھا وہ اپنے شاگردوں میں سے ایک
 شاگرد کو بہت چاہتا تھا تین سو ساٹھ بند تو اُسے سکھلا دیئے
 مگر ساٹھویں بند کے سکھلانے میں ہمیشہ اغماض کرتا رہا حاصل کلام
 وہ طالب علم بھی بڑا کشتی باز مشہور ہو گیا اور اُس کے سامنے کوئی
 پہلوان تاب مقاومت نہ لاسکا ایک دن اُس نے حضور میں بادشاہ
 اوسوقت کے حاضر ہو کر یہ ڈونگ ماری کہ میرے اوسٹاد کی فضیلت
 کا باعث فقط اوسکی اوسنادی ہے ورنہ قوت میں کیا اوس
 کمتر ہوں اور صنعت میں تو اوسکی برابر ہوں اس بات کے سنے سے
 بادشاہ کے دل پر چوٹ لگی فرمایا اکھاڑ کیا جائے امتحان لیا جا
 ایک بجائے وسیع میں اکھاڑا مرتب ہوا اور بادشاہ نے مع
 اراکین سلطنت اور بچلو انان رو سے زمین و مان نزول
 اجلال فرمایا شاگرد قبل مست کی طرح جھومتا ہوا اکھاڑے میں آیا

اوستا و نئے یہ وہن لڑایا کہ یگمان پہنا اگر وقت میں نہیں ہوتا
 ہم کیا برتر ہے پس اس وقت میں اوس بند کا پابند ہونا ہے
 مینے اوسکے فرشتوں کو بھی خبر نہیں کی ہے اور میں ہی اپنے
 ہاتھ میں رکھا ہے چنانچہ اوس بند کے زور سے اوستا و شاگرد کو گنبد
 کی طرح اٹھا لیا اور زمین پر ٹپک بانٹا اگر وہ کی تالی بچ گئی اور اوستا کو بارگاہ
 سلطانی سے انعام و اکرام نے عزت بخشی بادشاہ نے شاگرد کو کثرتِ ملامت کی کہ
 دیکھ تو بڑا بول بولا آخر بچا دیکھا شاگرد بولا اے خداوند رکھو زمین کچھ اوستا
 کی زور آوری سے میں نہیں ہارا اوسنے فقط اوس سب کو جو نہیں بچھلایا تھا
 مجھے اس اکھاڑے میں کچھاڑا۔ یہ بات یہاں کی ہی نہیں نہیں
 انگلستان کی ہے جہاں تعلیم میں کمی نہیں کھیلتی ہے اوسکی تکیں بد نظر
 رہتی ہے۔ کسی شاگرد نے ایک استاد قانونی سے اس شرط پر قانون
 سیکھا کہ جو آپ مجھے قانون دانی میں اسبا حراف کر دیئے کہ میں کو دیار
 میں ترک نہ اٹھاؤں گا تو اسقدر زر نقد آپ کی نذر کروں گا

اوستاد سب سے طاق کر دیا نذرانہ موعود طلب کیا شاگرد بولا
 میں آپ کو ایک تاج کا پیرا نہ دوں گا اگر آپ عدالت میں نالش
 کرینگے تو آپ ہی مارینگے میں جیتوں گا اگر میں مارا تو آپ نے
 شرط تعلیم و فائزین کی بھر کس موہ سے آپ کی بات بنے گی اور جو
 میں جیتا ہوں مرا چشم مارو شن دلِ ماشاء انصاف کی بات
 دوسری ہے مگر از روئے آئین و قانون اوستاد کے کیا چل سکتی
 لطیفہ ایک شخص کسی شہر میں انصاف کا گھر ڈھوٹھتا پھرتا
 تھا کہینے کھا کہ ہم واقف تو نہیں ہیں لیکن از روئے قیاس
 وہ اونچے دروازہ والا مکان انصاف کا ہو گا یہ بیچارہ اوس
 پر پہنچا دیکھا تو ایک مرد شین کرسی بچھائے دروازہ پر بیٹھے
 اسے جھک کر سلام کیا اوسنے کہا تو کون ہے اسنے کہا حضرت سلامت
 میں متلاشی خانہ انصاف ہوں اوستاد و لتخانہ یہی ہے اوسنے
 جواب دیا یہ گھر تو ہمارا ہے اور ہم انصاف کے چھوٹے بھائی

آئین میں انصاف کا گھر کہیں اور جاؤ ہو بندہ سویم واقف نہیں ہیں *

تختم کی تاثیر صحبت کا اثر

جو کہ کھیت میں گہیوں کھان ہے بول میں آم یہ کہیں امکان ہے
نادانوں کی صحبت میں دانا ہونا امر محال مان اگر دانا ناوان
ہو جائے تو کیا کمال اور علیٰ ہذا القیاس اگر داناؤں کی صحبت میں دانا

ہو جائے تو کیا شک کیا نائل کی جائے فرزند نوح صحبت بدین بکڑ گیا
نیکوں کے پاس بیٹھ کر سگ آدمی ہماری سمجھ میں صحبت یا سیرت

کا اثر کج طبیعت میں پکا ہوتا ہے اور کج طبیعت میں کچا اطفال
کی تربیت پائدار ہوتی ہے مثل رگ سنگ استوار ہوتی ہے
امتحان کی بات ہے کہ جو زبان آغاز شعور میں سکھائی جاتی ہے
وہ مادام حیات یاد سے نہیں جاتی ہے دیکھو کچھ اول زبان اپنی مان
باپ کی سیکھتا ہے چہرہ کبھی سچو لٹا ہے دانشمند اپنے بچوں کا بیوقوف
کی صحبت میں بیٹھنا ناپسند کرتے ہیں یعنی وہ اول بچوں کو دانشمند

کرتے ہیں کہٹھے ہیں کہ بوڑھے تو تے نہیں پڑھتے ہیں اسکے لیے معنی
 کہ اوہم پڑھا اوہم بھول جاتے ہیں انگریز اپنے بچوں کو ولایت
 کیوں بھیجتے ہیں کیا وہ انکو پیار سے نہیں لگتے ہیں ہر شخص کم
 اپنی اولاد پر پیار ہے اور اپنی عقل پر افتخار ہے خدا کریم
 انکے حال پر مہربان ہے اونکا نیر اقبال تا با آئین وہ بقا منائے
 مہر پری اپنے بچوں کو جانب ولایت اسلئے راہی کر دیتے ہیں کہ یہ
 عمر انکی تربیت پذیر ہے اور وائیکلی تربیت جو بے مثل اور بے نظیر ہے
 انکے حق میں مان کا شیر ہے بآئین بہین لائق اور فائق ہو جاوینگے
 بڑے بڑے عہدوں پر امتیاز پاوینگے ہمارے کلچر ٹھنڈے
 رہینگے سب اونکو اچھا کہینگے یہاں لڑکپن میں اچھی صحبت میر
 سنہیں ہوتی بلکہ والدین کی اس طرف کچھ نظر نہیں ہوتی ہے
 لاڈ پیار کا یہ عالم ہے کہ جو کہین لڑکا آنکھ او جھل ہو گیا گھر میں
 رنج ہے الم ہے آنکھوں کی پتلی اندھیرے گھر کا چراغ یہاں کے

لڑکوں کے خطاب ہیں جب وہ آنکھوں کے سامنے ہوں اونکے والدین کے دل بیتاب ہیں یہاں لڑکوں کی تعلیم و تربیت میں یہ خیال خام ہے کہ ابھی تو ہمارا لڑکا الف بے پڑھ لکھا نہیں آجھے معلم کی تلاش سے کیا کام ہے چھوٹے کام کے لئے بڑی فکر کی ضرورت نہیں ہے جو کام پیسے سے نکلتا ہو اس کے لئے روپیہ خرچ کر دینا دانا ہی کی صورت نہیں ہے بہر حال ہمارے لوگ آغاز نہ دیکھتے ہیں انجام پر نظر نہیں کرتے ہیں دشمنوں کا انجام یہاں ہوتا ہے اور اسی سبب سے اون کا ہر ایک کام آسان ہوتا ہے

مباحثہ در باب تعلیم و خیرات

سوالات از جانب وکیل عایا جوابات از جانب وکیل سرکار
سوال سرکار انگریزی کی کیا غرض ہے جو اپنا زخرچ کر کے ہماری
لڑکوں کو پڑانا چاہتی ہے؟ جواب سرکار دولت دار کی نیت سخی ہے
کہ بطرح انگلستان میں اعلیٰاں مثل لڑکوں کے تعلیم پاتی ہیں اوی طرح

تنہا رہی لڑکیاں بھی ٹرپھیں اور حالت نا اہلی میں زمین انگلستان
 میں مرد و عورتوں کے اخلاق سیکھتے ہیں باعث اس خرابی کا یہ ہے کہ وہ زیادہ علم و ادب
 سراپا آ رہے ہیں۔ پیرائے میں سوال ہمیں اختیار ہے کہ ہم اپنی لڑکیوں کو پڑھائیں یا
 نہ پڑھائیں۔ سرکار کیونڈل دی ہے؟ جواب سرکار تب و خان دی ہے جب تم
 نہیں پڑھاتے ہو سرکار نڈل الی ہے اگر وہ اپنی رہنمائی کی اصلاح میں توجہ نہ کرے
 تو اس سے بارگاہ الہی میں بہہ باز پرس کجا لگی کہ بیٹے اپنے بندوں کو تیر سوا
 کیا تو نے اونکی بہتری میں التفات کیوں نہیں کی پھر وہ کیا جواب دیگی اگر کہنا
 انا بھول کر کنوین کے بٹرف جلا جا اور سو جھتا او سے آگاہ کر دیے کہ وہ کچھ آگے
 کنواں ہے تو یہ بات اچھی ہے یا بری سوال ہماری لڑکیاں کیا دفرین
 میں جا کر چاکری کر لگی جو ہم انہیں پڑھائیں؟ جواب پڑھنا کچھ چاکری کے
 لئے مفید نہیں ہے جتنے دنیا کے کام ہیں سب کے لئے کار آمد ہے خانہ داری کا کام
 ایک تعلقہ داری کا کام ہے بے تمیز عورتیں ہرگز انجام نہیں کر سکتیں اور
 جو تم یہ کہہ کہ اگر ہمارے گھر کا کام ہماری عورتیں نہیں کرتی ہیں

کون کر جاتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ تمہارے نزدیک عورتوں کا کام فقط
 چکی سپیناروٹی پکانا ہے جسکو وہ اچھی طرح کر لیتی ہیں ظاہر باقی اونکے کام
 کرتے ہو گے خانگی حساب و کتاب کا رکھنا اونکا کام ہے یا تمہارا گھر کا بندوبست
 اونکے اختیار میں ہے یا تمہارے ظاہر ہے کہ جب بیچاری عورتوں
 کو سو تک گنتی نہیں آتی ہے پھر وہ کیا حساب رکھیں گی کیا انتظام
 کریں گی یہ سوال پڑھنے سے ستورات کی پردہ دری چوکی
 جواب سرکار خیرت شمار کو منظور نظر ہے کہ لڑکیوں کے پڑھانے کو
 حتی الامکان عورتیں ہی آئو مقرر کجائیں اور مکان میں رکھ دیو
 اور جس سن میں سون پر تمہارا اطمینان اور اعتبار ہو سرکار بخوشی خاطر نہیں
 کامشاہرہ مقرر کر دیو سرکار کی علت غائی لڑکیوں کی تعلیم ہے
 نہ اونکی پردہ دری سے تمہارے نزدیک عورتوں کے لئے دیواروں کے پر
 کافی سین یا کپڑوں کی نقاب وافی ظاہر یہ پرکھو سائر اعضائے
 جسمانی ہیں مگر تعلیم کا نور تارکی جہل کو مستور کر دیتا ہے

سوال ہمارے بزرگوں سے اگر کمین کے پڑا نیکا دستور نہیں ہے ہم
 رسم جدید کس طرح اختیار کریں؟ جواب بالفرض اگر کسی اچھی رسم کے
 رواج دینے میں کسی سبب سے بزرگوں نے خطا کی ہو کیونکہ خطا نقصان
 بشریت ہے تو یہ لازم نہیں ہے کہ چھوٹے بھی اس غلطی کو صحیح نہ کریں اور
 قول تو یہ ہے کہ جو کام باب سے نہ ہو سکے بیٹا سعادتمند او کو یاد رکھ
 تمیز اور لیاقت کا پیدا کرنا انسانیت میں داخل ہے اس باب میں لکیر
 پٹینا محض لا حاصل ہے جو بزرگ ہندوؤں کے عہد سے پہلے تھے
 انکی وقت میں فارسی پڑھنے کی رسم کہاں تھی جب مسلمانوں کی یہاں
 سلطنت ہوئی پھر ان کے خرد و دین نے زبان فارسی کیوں سیکھی اور خیال
 کیوں نہ کیا کہ یہ فارسی ہم خلاف رسم آج بزرگوں کے بڑھتے ہیں اور
 علیٰ ہذا القیاس قبل از سلطنت انگریزی یہاں زبان انگریزی کو
 جانتا تھا جس کے سیکھنے پر اب ہم تم سب الاموہ میں بہر حال پڑھنا اور لکھنا
 خلاف شاستہ نہیں ہے پھر کچھ محل خوف و خطر نہیں ہے

سوال جب عورتیں بڑھ جائیں گی گھر کا کاروبار چھوڑ دینگیں، جواب
 چھوڑ دینا بیکار ہو جانے کی بات ہے اور خوبصورتی کے ساتھ انصرام کر لینی علمی الصبیح بہتر
 خواب ہے اور ٹخنوں کی عادت ڈال لینی اپنی پوشاک پاک صاف رکھ لینی تمھارے
 گھر میں غلامی کا نام نہ رہے دینگیں جو تندرستی کے حق میں ہرگز ضرر
 قسم قسم کھانے لہذا اور خوشگوار لپکا کر تمھیں کھلایا کر لینی تمھاری اطا
 اور دنیا جوئی کو اپنا فخر سمجھ لینی تمھارے بچوں کی اچھی طرح احتیاط رکھ لینی
 بچے ان کی صحبت سے بچنا چاہئے اور تمیز دار ہونگے بالفرض اگر وہ از رو نفرت
 ایک نئے کام چھوڑ دینگیں تو اس کی عوض چھپکے کا کر لینی مثلاً اگر
 چٹائی کا کام چھوڑ دینگیں تو سوئی کا کام نعم البدل کر لینی تمھیں ان کی
 لیاقت کے بھروسے پر گھر کی طرف سے ہر طرح کی دلجمعی رہیگی
 اور جب گھر کی طرف سے دلجمعی رہیگی تم بے وسواس کھاتے کما تے
 رہو سوال جب سب عورتیں بڑھ جائیں گی پھر چلتی کون پیسے کا ۶۶
 جواب جب خدا کے فضل سے ایسا وقت آجائیگا پانی کی چکیاں

ہو کی چلیاں کثرت سے ہو جائیگی تم کا کچھ فکر مت کرو سوال ہماری اگلیاں
 پر اے گھر جائیگی یعنی جب اونکا میا ہوجائگا اپنی سسرال کو
 چلی جائیگی ہمیں اونکے بڑبڑانے سے کیا ملے گا؟ جواب
 تھیں یہ ناموری ملیگی کہ اون لڑکیوں کی سسرال والے
 سب خوش ہو ہو کر یہ کہیں گے کہ رہے ہمارے نصیب جو ہمارے
 بیٹوں کی بہو بنیں ایسی باتیں آئیں کہ چکے شعور اور ریاست سے
 ہمارے گھر نے رون ہائی آفرین صد آفرین اونکے ہاں ہاپون
 جنہوں نے اونہیں ایسا سلیقہ شکار اور تمیز دار بنایا اور اون
 لڑکیوں کی بہت عزت اور توقیر ہوگی۔ نقل ہے کہ کسی بوٹوف
 گھر میں کسی باتیں گھر کی لڑکی بیابھی آئی وہاں کسی بچے نے
 کھیل میں انہی اٹھلی دیوار کے سولہ رخ میں دیدی اور وہ اونگلی
 پنچس گئی سینے پر اسے دی کہ دیوار گرائی جائے کیسی یہ تجویز ٹھہری
 کہ وہ اونگلی ہی فلم کر دیا جائے یہ تجویزات نامعقول سنکر عروس

بائیز نے کہا میں بھی تو دیکھوں یہ ماجرا کیا ہے اور اسنے لوگوں
 کی حماقت پر ہنس کر کے اونکلی سولخ سے کھینچ لی سب جھوٹے پڑے
 اوسکے پاؤں پر سر دھرنے لگے اور کہنے لگے کہ انے بہنو تو سچی دیو سی جلاہ
 یہ ہے کہ تمیز سبکو عزیز ہے اور یہ تعلیم سے آتی ہے سوالات از جانب
 وکیل سرکار و جوابا مخائب وکیل رعایا سوال منہادی عورتیں
 بتلا سکتی ہیں کہ ایک سیرین کچھ ٹانگ اور ایک لوتلین کچھ ناشے
 ہونے ہیں، جواب نہیں سوال اگر تمہاری عورتوں سے یہ سوال کیا
 جائے کہ تمہارے گھڑین تین چھٹانگ روز گھی کا خرچ ہے اور گھی کا خرچ
 ٹوڑیہ سیرین چھٹانگ ہے بناؤ کہ ایک مہینے میں کتنا گھی خرچ ہو گا اور
 اوسکی قیمت کیا ہوگی تخمین یقین ہے کہ وہ یہ سوال حل کر سکیں گی *
 جواب نہیں سوال اگر کوئی سنار ایک زیور طلبائی بنا کر
 تمہاری عورتوں کے پاس لائے اور کہے کہ یہ زیور تول میں سوا گیا ہے
 روپیہ بھر ہے اور سونے کا بھاؤ ساڑھے سترہ روپیہ تو لہ ہے اور میری

مزدوری تو لے پیچھے پونے تین آٹے ہوتے ہیں نم باور کر دے کہ وہ
سونا کا حساب ٹھیک کر دینگے جو اب نہیں سوال حبتم
پر دس مین ہو اور اپنی کمائی سیدھی اپنی عورتوں کے پاس
بھیجتے رہو گے انھیں اطمینان ہے کہ جب تم گھر جاؤ گے
سو کہ زبانی جمع و خرچ کے اور کچھ حساب مٹری بھی پاؤ گے
جواب نہیں سوال ان صورتوں میں جبکہ اوپر بیان ہوا تھا کہ
گھر اور ٹھارے زر کا صریح نقصان ہے یا نہیں جو اب
ہے سوال بیاہ براتوں میں عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ
فحش گاتے ہوئے سر باز رکھتے ہیں اور حب براتی کھانیکو بیٹھے
ہیں کوٹھون پڑ چڑھ کر باواں بلند اونکو مخالفت کا بیان سناتی
ہیں یہ حرکات ناپسندیدہ اونکے تھارے نزدیک داخل تمیز میں
جواب نہیں سوال بعض معاملات خانگی ایسے ہوتے ہیں کہ جبکہ
غیروں کا لازم آتا ہے اب فرض کرو کہ تم سفر میں ہو اور تم

اپنی عورتوں کو خط لکھا اور اوسمین کوئی پردہ کی بات لکھی اور تمھاری
 عورتوں نے کسی مرد اجنبی کو بلایا کہ وہ خطا و سہ دید یا کہ ہمیں بڑھ کر
 سنا دو اور اسنے بڑھ دیا بولوراز مخفی تمھارا فاش ہو گیا یا نہیں؟
 جواب ہویا سوال اگر کوئی خط تمھارا تمھاری عورتوں نے تمھارے
 کسی بد اندیش سے بڑھایا اور اسنے اپنی طرف سے کوئی ایسی نامتقل
 بات بنا کر تمھاری عورتوں کو سنا دی کہ اونہیں تیرسی لگ گئی کیونکہ
 بات بری ہوئی یا نہیں؟ جواب ہوئی۔ یہاں ایک نقل مناسب حال
 مندرج کی جاتی ہے کہ میں نے اپنے گھر خط بھیجا اور اوسمین یہ لکھا کہ ہنسے غلام
 سرکار میں بڑا عمدہ پایا ہے عورتوں نے وہ خط میا بخی سے پڑھا
 میا بخی نے بڑھ کر ڈھار کر دنا شروع کیا عورتوں نے پوچھا میا بخی خبر تو ہم
 کیونہ روئے لگے میا بخی نے کہا تم بھی رو دو عورتیں بھی روئے بیٹھے لیکن یہ
 واویلا سنکر باس ہڑوس کے لوگ جمع ہو گئے اور میا بخی سے خط کا حال پوچھنے
 لگے میا بخی نے اونھیں سبھی روئے کی اجازت دی کسی دشمن نے کہا لاؤ

میا بچی وہ خط ہم بھی تو پڑھیں دیکھیں اوسمین کیا لکھا ہے اور یہ دنا
 کیونچ گیا ہے خط جو پڑھا تو اوسمین ترفی عہدہ کی خبر مستدرج تھی پوچھا میں
 تم نے خوشی کا غم کیوں کر دیا آپ روئے اور دن کو رولا دیا میا بچی نے کہا ستون
 رویا کہ وہ ایسی شہوت پا کر مجھے کیوں نوکر رکھینگے اچھا معلم تلاش کریں گے
 میری روٹیوں میں خلل آ جائیگا عورتوں کو رونے کے لئے یوں
 کہہ دیا کہ اب تمھاری طرف سے بھی اونکا التفات کم ہو جائیگا پڑوسیوں
 کو اس لئے رولا یا کہ جب وہ ترک جوشام سے دو لٹخانہ پر تشریف لائیں گے
 تمھارے مکانوں کو کھٹھ خانے اور صطلبل وغیرہ کے لئے تجویز کریں گے
سوال تم اپنے یہاں کی عورتوں کو نافص العقل کیوں کہتے ہو؟
جواب اونہیں دانش اور تمیز نہیں ہوتی ہے سوال دانش اور
 تمیز کا حاصل ہونا کس بات پر منحصر ہے؟ **جواب** تعلیم اور تربیت پر
سوال عورتوں کی تعلیم و تربیت کے اختیاریں ہیں؟
جواب طفلی میں اونسکے والدین کے اختیار میں *

سوال پھر عورتوں کی تعلیم و تربیت کے نوٹ لینے میں قصور عورتوں کا ہے یا اور نئے والدین کا؟ جواب اونکے والدین کا سوال تمام اپنی لڑکیوں کے خیر خواہ ہو یا بد خواہ ہو؟ جواب بھلا اپنی اولاد کا کوئی بھی بد خواہ ہوتا ہے سوال بتنے اس مباحثہ میں اپنے سوالوں کے جواب معقول پائے یا نہیں؟ جواب معقول پھر معقول سوال سوالات سرکاری کو تم نے برضا و رغبت تسلیم کیا یا نہیں؟ جواب سنجوشی ناظر ہمنے تسلیم کیا المختصر مباحثہ تمام ہوا اور اسکے آغاز کا بوجہ شایستہ انجام ہوا اب مقتضائے دانش و صوابدید پیش یہی ہے کہ تم اپنی اپنی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت میں کچھ راج مست ڈالو اور یہ کام آج کا کل پرست ڈالو کیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا ہے وہ تیر بھی پھر آتا ہے جو کمان سے نکل جاتا ہے کار خیر میں استخارہ کی حاجت کیا نیچاری لڑکیوں کے حق میں صرف نیکی کا سوچ سراسر منہ بجا

وقت کی تصویر اور وقت کا بیان

زبانہ تدیم میں یونان اور رومیہ گہری کے مصوروں نے ذہنی صورتوں پر
 بتوں کو تراش لیا تھا مثلاً آسمان کے نام کا ایک بُت سمندر کے نام کا
 ایک بُت وغیرہ از انجملہ وقت کا بھی ایک بُت گھڑا تھا اس فرضی صورت
 پر ایک بوڑھا نقطہ پیشانی پر کچھ بال باقی سر گنجا ایک ہاتھ میں گھانٹے کا
 ایک لمبا ہنسیا دوسرے ہاتھ میں ایک بالو کی گھڑی بوڑھا اس لئے کہ اس کی عمر
 بہت بڑھی ہے پیشانی پر فقط کچھ بال اس لئے کہ او سے آگے سے پکڑ سکتے
 باقی گنجا اس لئے کہ پیچھے سے ہاتھ نہیں آتا ہے ایک ہاتھ میں ہنسیا اس لئے
 کہ جب طرح ہنسنے سے گھانٹے کٹی جاتی ہے اسی طرح وہ بھی کاٹنا چاہتا ہے
 دوسرے ہاتھ میں بالو کی گھڑی اس لئے کہ اس طرح بالو کا دورہ شیشے میں رہتا ہے
 اسی طرح وہ بھی بگڑ گیا ہے انجیل میں لکھا ہے کہ وقت کی گھانٹے گھانٹیں
 اور گھانٹے کی بھولوں کے ساتھ ہے جس کا وجود آج ہے کل نہیں تلسی داس
 نے اپنی رمان میں وقت کی بہت اچھی تعریف لکھی ہے

کہنے ہیں کہ لکھنے گھڑیاں گھنٹے دن مہینے برس سب نوکدار تسمین
 اور ان تیروں کی کمان وقت ہے ایک فارسی کی رباعی کا مضمون
 وقت کی تعریف میں قابل تحسین شاعر کہتا ہے کہ یہ باتیں تو
 میں فرض کر سکتا ہوں کہ آج آسمان ناموافق ہے کل موافق ہو جائیگا
 آج سچ ہے کل راحت ہو جائیگی مگر یہ فرض نہیں کر سکتا ہوں کہ یا
 گذشتہ پھر مل جائیگے اور وقت گذشتہ پھر لوٹ آئیگا اب اگر ناظرین
 کتاب بگوش غور سماعت فرمائیں تو میں موافق اپنی عقل کے
 مضمون تعلیم عورات گذارش کروں *

مضمون تعلیم عورات

عقل حیران ہے حیران کسی پریشان ہے کہ دولت لازوال تعلیم و تربیت ہے
 لڑکیاں کیوں محروم رہتی ہیں اور اس بے اوسیر بہتیزی اور ناقص العقلا کی
 طعن و تشنیع کیوں سہتی ہیں اگر خدا تعالیٰ ان لوگوں کے مومنہ بن دیتا
 یا انکی سرسرا نکھین بناتا تو یہ صبر آتا کہ بغیر زبان کیوں کر بول سکیں گی

اور بغیر انگلیوں کے حریف کیونکر پہچانیگی سو اس حکیم علی الاطلاق
 لڑکوں اور لڑکیوں کو پانچون قوتیں بریہ و خبیہ میں اور یوں فوائد
 یہ نام ہیں دیکھنا۔ ستائے سو گھنا۔ چکھنا۔ چھونا۔ دیکھنے کی قوتیں
 ہے سسٹے کی کان میں سو گھسنے کی ناک میں چکھنے کی زبان میں چھونے کی
 جسم میں اور عویہ خیال کیا جائے کہ شاید شاستر اور نیک تعلیم کا مانع ہو گا سو
 شاستر کا پکار کر کہہ رہا ہے کہ جو مان باب اپنی اولاد کو نہیں پڑھاتے ہیں
 وہ اونکی دشمن ہیں پس سب جانتے ہیں کہ اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں
 دو قوت شامل ہیں اور کوئی مان باب یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا ہے کہ
 ہماری لڑکی ہماری اولاد نہیں ہے استریا چربا میں بچوالہ بڑے
 شاستروں کے جو کچھ لڑکیوں اور عورتوں کے حق میں لکھا ہے یہاں ا
 شرحہ کیا جاتا ہے۔ جب لڑکیاں بولنے لگیں لڑکوں کی طرح نہیں
 پڑھنا لکھنا نامناسب ہے اور عورتوں کو بوسیلہ زبان دینی تعلیم
 فنون جب عورتوں کو فقط وید پڑھانا ناجائز ہے جو خاوند کھا

کپڑے کا کچھ بندہ بست کر کے سفر میں چلا جائے تو عورت کو چاہیے کہ
 حتی الامکان اوسے سامان کے اپنا بناہ کرے اور اگر گھر کو یہ سامان کی حالت
 میں چھوڑ کر چلا جائے تو اس نیکبخت کو لازم ہے کہ بوسیلہ مزدوران
 فنون کے اپنی اوقات بسر کرے عورتوں کو چاہیے کہ نور کے تڑکے اٹھا
 کر بن بچھر گھر کی صفائی کی طرف توجہ کیا کریں بچھر بتون کو خوب صاف
 کر لیا کریں بچھر بتوجہ خاطر بنائی بنا یا کریں اور بچھر سسٹم کے
 کو بتواضع تمام کھلایا کریں پڑے ایسے نہ پہنا کریں جنہیں اس کا جب نظم
 آجایا کرے ورنہ پر بیٹھنا جھرو کون سے جھانکنا وغیرہ گھڑونا
 عورتوں کے حق میں معیوب ہے جب راجندر بن کو سدھارے
 ایسے میں مقام اونکا اتھری رکھ کے استھان پر ہوا اوسوقت
 انہیں کیا رکھ کی استھری نے ستیا کو جو چند آمیز بائیں سنائیں اونکا
 ترجمہ تلسی کرت را میں سے کیا جاتا ہے۔ اے ستیا میں تمھارے
 سامنے ایک مضمون اخلاق عورت بیان کرتی ہوں کہ وہ زمان آئندہ

میں عورتوں کے لئے بہت کارآمد ہو گا مان باب بھائیوں کا سلوک
 اندازہ سے بارہنہین ہوتا ہے مگر خاوند کا سلوک بے اندازہ ہے عورتیں
 بہت بُری ہیں جو اپنے خاوند کی خدمت نہیں کرتی ہیں صبر پان
 دوست اور عورت ان چاروں کا امتحان تکلیف کی حالت میں خوب
 ہوتا ہے جو عورتیں اپنے خاوند اندھے بہرے کو ٹھہری اور اپاہج کی اچھی طرح
 تعظیم و تکریم نہیں کرتی ہیں مجہ و درخ میں بڑی نیکی اور وہاں کی عورتوں
 میں بڑی نیکی وید کی راہ سے چار قسم کی عورتیں پائی جاتی ہیں ایک
 بہت اچھی دوسری اچھی تیسری بُری چوتھی بہت بُری اول کو خوا
 و خیال میں بھی ہوا اپنے خاوند کے دوسرے نظر نہیں آتا ہے دوسرے
 غیور کج خاوندوں کو باب بھائی اور بیٹوں کی طرح دیکھتی ہیں جو عورتیں
 اپنے دین و ایمان یا خاندان کا خیال کر کے طریق ناہنجار پر قدم نہیں دھرتی
 ہیں اولیٰ کا وجہ بڑا ہے کہ سوا کہ اونہیں بھی مادہ شہرت پایا جاتا ہے
 نیکی پیدا کہ اونکے دل ہی میں ایسے خیالات نہ آئیں اور جو عورتیں

ہمارے بچے اب تعلیم کے لائق ہو گئے ہونگے اور بھین میں نہ سو جتنا ہو گا کہ
 انہیں بکری بکری میں بٹھائیں یا جوڑ لڑکے ہم معلم کے حوالہ کر آئے ہیں وہ میں
 اپنی نادانی سے اور بھین اور ٹھانیہ لین یعنی اگر معلم نے کسی لڑکے کو یا بیٹے
 کی ہوگی اور وہ لڑکا روٹا ہوا اپنی ماں کے پاس آیا ہو گا اور یہ کہہ گا ہو گا
 کہ ماں آج میا بچی نے مجھے ایسا مارا کہ میری کھال او دھڑ گئی میں تو
 گل سے سر گزرتے کو سچاؤن گا اماں نے کہہ دیا ہو گا کہ بیٹا ایسے
 پڑھنے پر دھول ڈالو خالق باری تہ کر کے طاق میں رکھو چھوڑ دو جیسے
 میں جا آیا پڑھنا اس پڑھنے سے تو بھیک مانگ کھانا اچھا اون کی
 فہم ناقص میں تو یہ بات کیوں سمجھائی گی کہ استاد کا جو ران باب کے
 پیار سے بہتر ہے پوسٹ کا مالک استاد اور استخوان کا مالک مان بیا
 گھر کا حال مفصل وہ میں کبھی نہیں بتائیگی جو بات نقصان کی ہوگی
 بہرگز خط میں نہیں لکھائیگی یا خب گھر سے بعد انتظار بسیار خطا آئیگا تو
 وہ پڑمانہ جائیگا یہاں شہروں میں یہ دستور ہے کہ او حکم سے

منشی بازار میں خطوط لٹاؤیسی کی دکان جاتے ہیں اور حساب اوسط
 لگا کر خط لکھتے ہیں مین نے بھی ایسے خطوں کو پڑھا مگر اچھی طرح پڑھ نہ سکا
 اور خطوط کا املا تک سورت نہیں جانتا پس انشا کا کیا کہنا ۔
 نقل ہے کہ کسی افغان امیر کے یہاں ایک دیوان جی تھے اور کھونٹے
 اپنے آقا کو مہربان جاہلی سے لکھا کہ میں نے کہا دیوان جی مہربان میں
 تو ہمارے ہوز ہے کہا ہم اپنے بڑے کو بڑی حے ہی سے لکھینگے چھوٹی
 ہے سے ہرگز نہ لکھینگے ۔ اب مردوں کے گھر میں رہنے کی تکلیفات
 سب موجب وہ دیکھتے ہیں کہ مجھول عورتیں دن خبر سے تک سوتی ہیں
 اپنی تنہا رستی کھوتی ہیں گھر میں لکچڑا کاٹنے کو دوڑتا ہے روتی
 بیوت، ہوتی ہے کھانا اچھا نہیں کہتا ہے ناخوش ہوتے ہیں دل
 ہی دل میں روتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ اگر انہیں کچھ کہیں گے تو
 ہوگی وہ زیادہ ناگوار ہوگی اور جب کوئی تیار آتا ہے ان
 بیچاروں کو بڑی فکر ہو جاتی ہے سوچتے ہیں کہ جو موافق مرضی

اول نادانوں کی چیزوں کا انصرام نہوگا ہمیں آرام نہوگا غرض ہر
 ہے تو ویسے اور کھیریں سے تو ایسے اس مضمون کے بڑے ماننے میں لحاظ آتا ہے
 اس مختصر کیا جاتا ہے +

عورتوں کی جہالت عورتوں کے نقصان

عورتیں اپنی نادانی اور حماقت سے مردوں کے نزدیک محض بیوقوف ہیں
 سرسبز اعتبار میں جسکی بے اعتباری ہے اسکی خواری ہے
 سچ ہے گھوڑے کا اگر سبھل سکنا ہے پر نظروں کا اگر نہیں سنبھلنا
 شوہر اور نیک اور نہیں دل و جان سے نہیں چاہتے ہیں بگائے
 بیگانے اور نہیں بے طلاق نہیں سرستے ہیں نادان عورتیں اپنا سوا
 کا گھر مٹی کر دیتی ہیں نادانی سے سامان اور بار اپنے لئے مہیا
 کر لیتی ہیں بعض بیوقوف عورتیں لڑ بھڑ کر اپنی جان کھودتی ہیں
 کسی کا کیا لیتی ہیں جو عورتیں اپنے شاوندوں اور فرزندوں کے ساتھ
 کج اخلاقی رکھتی ہیں کیا ہمیں اونکا کچھ نقصان نہیں ہے طریق

مرد کو چھوڑ بیہری اختیار کرتی ہیں کیا اس میں اور کیا ضرر ایمان نہیں
 ہے وہ عورتوں مضمون کا بہتہ حاصل ہے کہ مردوں اور عورتوں میں
 اتحاد نہیں ہے جنگ و جدل ہے لطف و نرمی میں ہے کہ باہدگر
 ہلے ہلے رہیں نہ مردوں کو عورتوں کی شکایتیں اور نہ عورتوں
 کو مردوں کے گلے رہیں یہ بات عورتوں کی تعلیم و تربیت
 پر منحصر ہے ورنہ کب میسر ہے یہ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں
 کہ شاید مان باب لڑکیوں کی تعلیم میں صرف زرنا گوار سمجھتے
 ہونگے کیا معنی کہ اگر وہ لڑکیوں کے حق میں سچل کو کام میں لائیں
 تو ان کے بیاہوں میں اتنی ور خرچی نہ کیا کرنے یہ ضرر خرچی
 اذیر و بال لاتی ہے انکو بہت ستاتی ہے کئی قوم ہندو میں
 ان کے بیاہوں کا اس قدر صرف ہے جو زایہ از حوصلہ ظریف ہے
 راجپوتوں میں دختر کشی کا باعث بہ تلاش حکام انگریزی بھی بلایا
 گیا کہ لڑکیوں کے بیاہوں کا بوجھ اوسنے نہ اٹھایا گیا قرضدار

ہو گئے زیر بار ہو گئے کئی سال ہوئے کہ خلع مین پوری مین حکام
 انگریزی نے دیا رکھا اور سہاات کا راجہ پوتن سے چلکا لکھا لیا
 کہ لڑکھون کے بیاہ مین مقدار مجوزہ سرکار سے زیادہ صرف نہ کرے
 ورنہ سرکار کے گنہگار ٹھہریں گے اس تجویز سے اب سب کا نباہ ہوتا ہے
 غریبا کی لڑکھون کا بھی موافق حیثیت کے بیاہ ہوتا ہے۔
 نقل ہے کہ کسی نوکر نے اپنی بیٹی کا بیاہ بڑی دھوم دھام سے کیا اور
 جینر مین مال فراوان دیا جب وہ سسرال کو چلی زار زار روئے لگی
 کہیں پوچھا بیٹی تو کیوں روتی ہے میرے باپ نے تو اتنا کچھ
 تجھے دیا ہے جس سے تمام عمر تیری بفر اگت تمام
 بسر ہوتی ہے اوس نے جواب دیا کہ مین اس
 روتی ہوں کہ دیکھئے شوہر کے راضی رکھنے مین کیونکر
 عہدہ برا ہو سکتی ہوں ہو نہ ہو اوس وقت آوے
 یہ خیال آگیا ہو گا کہ مین کچھ لکھی پڑھی نہیں ہوں یا

نہ ہو کہ سیرا خاوند میری جہالت سے نفرت کرے اور میری نادانی سے ناراض رہے اور جو یہ سوچتے ہیں کہ عورتوں کو سلف سے پہلے باغیہ نہیں ہوا تو ہم اوتاروں سے منزل چلا سکتے ہیں کہ عورتیں خواندہ تھیں۔ کرشنا اوتار میں رکمنی اپنے ہاتھ سے پتر لکھ لکھ کر کشن پاس دوار کا میں بھیجتی تھیں درویدی بانڈون کی استری خواندہ تھی اس اوتار کے بعد راجہ بھوج کی رانی بجان وتی نے قابلیت میں پید کیا اور اسکی بیٹی ویدا دھری تو ایسی فاضلہ تھی کہ جس نے کالدا سے ملنے سے مباحثہ علمی کر کے اپنے نام کو فروغ دیا لیلوتی کی علمیت کیا پوچھتی اسکی تصنیف کی ہوئی کتاب لیلوتی دیکھ لو :-

الحاصل بدلائل عقلی و براہین نقلی سمجھنے یہ بات اچھی طرح ثابت کر دی بلکہ اپنی شرط حجت کی کہ لڑکیوں کا پڑھنا نا مغل لڑکوں کے نہایت درست ہے اور نہایت بجا اور

نہ پڑنا ناہ کا سر نہ راست اور سر نہ سچا اور کیوں کو پڑنا نا لکھا جان
 انصاف ہے اور کو حالت جہالت میں رکھنا نا انصافی صاف ہے
 بیچار یوں کو پڑنا نا چاہیے انکی حال پر تیرس کھانا چاہیے یہ ہیں یاد
 آتا ہے کہ کوئل رنایا کی طرف سے ایک سوال یہ بھی ہوا ہے کہ سنا کر
 کیا پڑی ہے جو ہماری اور کیوں کو پڑنا نا چاہتی ہے اور جو جواب کیل
 سرکار نہ دیا ہے وہ بھی قرین عقل بہت اچھا ہے اب ہم اس جواب کی
 ترمیم کرتے ہیں یعنی اسکو بوضاحت تمام تر قیم کرتے ہیں سرکار نہ صرف
 عادل ہے رحیم ہے کریم ہے باذل ہے لڑکون اور لڑکیوں پر اسکی توجہ
 یکساں ہے احوال کی آنکھ میں دومی نمایاں ہے سجان آمد
 سرکار کی کیا عدالت ہے زبردست اور زبردست کی ایک حالت ہے
 اکیں میں نے اپنی آنکھ سے یہ تماشا دیکھا کہ ایک چہرہ پر سی زبردستی
 بیٹے کو قور کر رہا تھا اور کہتا تھا ہم سرکار کے چہرہ پر سی نہیں تو نہیں
 بیٹے نے کہا۔ اگر آپ چہرہ پر سی سرکار میں تو ہم بھی سرکار کے دوکانڈا بنیں

بھلا سرکار کی کیا غرض ہے جو عوام الناس کے لڑکوں کو صاحب علم
 بناتی ہے پڑھا لکھا کر بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز فرماتی ہے جیسے لڑکے
 کی بڑی نوکری ہوتی ہے اس کے باپ کی بڑی ناموری ہوتی ہے اس کی
 کمائی اس کے یگانوں پاس آتی ہے یا سرکار کے خزانہ میں جاتی ہے جو
 کوئی یہ سوال جاہلانہ نہ کرے کہ ہمارے لڑکوں کو پڑھا کر سرکار نے اپنی
 نوکری کر لی تو یہ جواب ناواقف بھی دے سکتا ہے کہ سرکار نے جاگری
 کے بدلے چاندی عطا فرمائی سرکار کی کیا غرض نخلی جو گلی گلی
 کوچہ کوچہ صفائی کا بندوبست کیا کیا اس حسان کو لوگوں نے
 اچھی طرح نہیں سمجھا عوام کے فائدہ کے لئے خلافت کو صاف کر دیا
 اونکی اور اونکے بال بچوں کی تندرستی پر وہ بیان فرمایا سرکار نے
 شفا خانے اپنے لئے بنوائے یا رعایا کے رنجوں پر بھلا سے چڑھوائے
 سرکار کو حیوانوں کا یہ خیال ہے کہ جو کوئی بیل یا گدھے کو اس کی
 طاقت سے زیادہ لا دو دیوے کیا محال ہے جب سرکار کے

حیوانوں پر یہ چہان میں بچہ لڑکیاں تو انسان ہیں اگر اونکی تعابیر کی طرف
 سرکار نے توجہ فرمائی تو رحم شاہی کی شان دکھلائی سرکار
 کو فائدہ عام منظور ہے اور یہ بات سلاطینوں کی ذات میں
 بہ ضرور ہے سرکار کی رائے زرین میں لڑکیوں کا بڑا مانا بھی
 انس ہے اور اس باب میں سرکار کی کچھ غرض ہے نہ سرکار کا کچھ
 مطلب ہے سرکار جان و مال سے رعایا کے حال پر مہربان
 ہے رعایا پر سرکار کا سر اسر حسان ہے سرکار رعایا کی آسٹار
 و آرام کو اپنی آرام پر فائق جانتی ہے اور رعایا کی تکلیف
 کو اپنی تکلیف مانتی ہے خود غرض وہ ہے جسے اپنا ہی مطلب
 سوچھے دوسرے کے مطلب کو نہ پوچھے

حکایت خود غرض کی مذمت میں

ایک نے غنہ بغداد میں آگ لگی آدھا شہر جل گیا ایک دوکاندار نے
 گرنے لگا کہ بھٹلا ہوا میری دوکان تو بچ گئی کسی جاہل بدہ نے کہا

اگر بولوں تجھے اپنا ہی غم ہے وہیں تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تو
 اگلے صبح صبح و سالم نکلا جائے اور تمام شہر جل جائے جو لوگ بھوکھوں کے
 سامنے اپنا پیٹ بھرتے ہیں وہ بڑے سنگدل ہیں قساوت ہیں بے ایمان
 جنکے دل میں ہے وہ جیب تک بھوکھوں کو نہیں رکھلاتے ہیں آپ نہیں
 کھاتے ہیں بیمار دار ہرگز تندرست نہیں ہوتا ہے وہ اپنی تندرستی کو بیمار
 کے غم میں کھوتا ہے بادشاہ اگر ایک لکڑ مارے گا گدھا دلدل میں کھی
 لیتے ہیں بمقتضائے کرم گسری اوسکی مخلصی کے لئے مدد دیتے ہیں *

حکایت درویش کی تعریف میں

ایک بار مشتق میں قحط سخت کی بلا آئی عوام الناس نے بڑی مصیبت
 اٹھائی آسمان سے زمین پر ایک بوند نہ پڑی کشتکاری کی کیفیت
 بگڑی دختون پر پتا نہ لگے تو وہ زمین پانی سوکھ گیا شیخ شیراز فرما
 ہیں کہ انہیں ایام میں مجھے میرا ایک دوست ملا جو سوکھ کر کانٹا ہوا
 تھا میں نے اس کے عالم میں ہو گیا کہ بہہ غریز تو بہت موٹا تازہ تھا

اور تندی میں اس کا آواز نہ تھا اس پر کیا سہیت می رہنے کیا نگیف تھا
 مینے پوچھا تم کیوں حقیر ہو کر من بن اسیر ہو پھر بھی یہ ہو کر
 بولا تمھاری عقل کہاں ہے تم کہاں ہو جہان ہو چکر ہو بچتے ہو
 نادان ہو دیکھتے نہیں ہو کال پڑ رہا ہے ملک اچڑ رہا ہے مینیہ کا نام
 نہیں ہے خلقت کو چین آرام نہیں ہے کہا اے یار تمھاری گرہ
 میں تو زہر ہے تھیں قحط کا کیا خوف و خطر ہے بولا بھلا وہ بھی
 مرد ہے جو اپنے ہوطنوں کو مبتلا سے درود کیل کر بیدار ہے مجھے
 اپنا تو کچھ غم نہیں ہے پر ملک کی برائیانی کا غم کچھ کم نہیں ہے
 بہر حال لڑکیوں کی تعلیم میں سود دنیا و ہب و دین ہے اور وہم کا
 علاج تو لقمان پاس بھی نہیں ہے جب یہ بات اؤ کر کہہ لینگے تب اس
 داستان کو قلم انداز کر دینگے کیونکہ ہم نے تو دیا کو کو زہ میں بھر دیا
 فضول گوئی میں کیا دھرا ہے وہ بات یہ ہے کہ بعض عقلمند یہ خیال
 بالکل بے بنیاد ہے کہ کیا ہماری لڑکیاں نوکری کرنیکی جو ہم اور نہیں پڑاؤ میں

ہمارے نزدیک بہ خیال خواب سے بدتر ہے اور عقل کے نزدیک محض بلا اثر
 ہے بغیر محال اس خیال کے معنی ہم یوں لگاتے ہیں کہ لڑکیاں نوکری نہیں
 کرتی ہیں نہیں پڑ پائی جاتی ہیں لڑکے نوکری کرتے ہیں پڑ پائے
 جاتے ہیں ظاہر نوکری سے مراد لکھنے پڑھنے کی نوکری ہے کیونکہ
 اس کے ساتھ تعلیم کی قید لگی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جو مرد تعلیم نہیں پاتے
 ہیں وہ سپہ گری یا خدمتگاری کی نوکری سے روٹی کما کھاتے ہیں
 پس اگر ناخاندہ عورتیں بھی نوکری کرنے پر آمین تو یکے لڑکے کھلا کر کسی
 روٹی بکا کر اپنے پیٹ کے لئے کمالا میں اب بھی اکثر عورتیں اس قسم کی
 نوکریاں کرتی ہیں اور ان کے سوا اپنا وقت کاٹتی ہیں اور عقل مندوں پر
 پوشیدہ نہ رہے کہ تعلیم ہر ایک پیشی میں سودمند ہے دیکھو جو چہرہ سنی بے فقیروں
 خاندہ ہوتا ہو کی تعلیم و تکریم کرتے ہیں اور اس کی بات پر کان دھرتے ہیں
 سچ ہے۔ بزرگی عقل پر منحصر ہے نہ سال پر تو نگری دل پر منحصر ہے
 نہ مال پر علم بڑا جو ہر ہے علم سے فقیر تو نگہ ہے جسکے پاس علم کی

دولت سے اچکی بڑی عزت بڑی صلوت ہے عالموں میں نبی علم ایسا
 جیسا ہنوں میں گواہی کے مضمون کا بڑا طول ہے اس کے کھنڈے
 سے اب طبع روان مجمل ہے اس خاستان میں پاک عقل
 نگاہ سے اور لنگس چلنے سے تناس ہے ہم جاہ سے ہیں کہ اب کچھ باتیں
 دل گئی کی گئی جاہدیں اور ناظرین کتاب اونے خطا اوٹھائیں *

لطائف ظریف

بابا چچمن اس فقیر ابتدائی علم داری سرکار میں ضلع میٹھ میں تحصیلدار
 مقرر ہوئے اور میٹھ اور نابور کی دو تحصیلیں انھیں سپرد ہوئیں کہتے ہیں کہ
 وہ محض ناخواندہ تھے کسی ظریف نے اون سے پوچھا کہ اچکی تحصیل کہاں
 ہے یعنی تحصیل علمی اونھوں نے جواب دیا میٹھ سے نابور تک *
 لکھنؤ کی نوابی میں کسی کو چکلہ داری کا خلعت عطا ہوا جب
 وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہو کر اپنے علاقہ کو چلا تو دم کی طرف نہو
 کرے بیٹھا کہتے کہ آپ اوتھے کیوں بیٹھے ہیں کہا بن یہ

روایت ہے اور ایک بڑی بڑی غرت بڑی دولت ہے عالمون میں بے علم ایسا
 جیسا ہنوں میں گواہی کے مضمون کا بڑا طول ہے اس کے لکھنے
 سے اب طبع روان مہمل ہے اس خاستان میں پاک عقل
 ننگ ہے اور لنگ چلنے سے تنگ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اب کچھ باتیں
 دل کی گنجی باہر اور ناظرین کتاب اور نئے خط اوٹھائیں *

لطائف ظرافت

بابا چچمن اس فقیر ابتدائی عماری سرکاری میں ضلع میرٹھ میں تحصیلدار
 مقرر ہوئے اور میرٹھ اور ٹاٹا پور کی تحصیلیں اور بنس پور ہوئے کہتے ہیں کہ
 وہ محض ناخواندہ تھے کسی ظریف نے اس سے پوچھا کہ آپ کی تحصیل کہاں تک
 ہے یعنی تحصیل علمی اور بخون نے جواب دیا میرٹھ سے ٹاٹا تک *
 لکھنؤ کی نوابی میں کسی کو چکلہ داری کا خلعت عطا ہوا جب
 وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہو کر اپنے علاقہ کو چلا وہم کی طرف نہو
 کر کے بیٹھا کہتے کہ آپ اس لئے کیوں بیٹھے ہیں کہ اس میں یہ

دیکھتا چلتا ہوں کہ میرے پیچھے پیچھے دوسرا چکلہ واری کا
خلعت پہنے ٹوٹنہن چلا آتا ہے *

نواب سعادت علی خان کی کچہری میں ایک شخص خض کہن عرضی دیکر چلا گیا
جب عرضی پڑھی گئی اور وہ حاضر نہ تھا حکم ہوا عرضی دیکر کا عرضی
جب عالمگیر بادشاہ نے حیدر آباد کن پرورش کی فوج غنیمت لے کر شاہی
قلعے سے پتھر دن کی بارش کی کسی سوار کے دانت پر ایک پتھر لگا وہ بولا کہ اپنا
دانت قلعے کے سنگھائے کلان یعنی جواہرات پر تھانہ اس سنگ پر جسے دانت

ٹوڑو یا معلوم ہوا کہ قضا و قدر جو ہر لون کی اصطلاح نہیں جانتے ہیں *
ایک عامل کا بدیع الزمان خان نام تھا ایک گنوار زمیندار کہنے لگا ہمارے محل کا
ٹنکی زماں خان ہے بدی زماں خان کسی اور ایسے تیسے کا ہو گا *

ملا دو پیازہ جب قصبہ ہنڈیا میں پہنچے وہ بستی انہیں پسند
آئی بولے دو پیازہ اب ہنڈیا میں آنکر کہاں جائیگا *

سختیہ ۱۸۶۷ء کے دربار میں بمقام اگرہ نواب گورنر جنرل بہادری

وقت ملاقات جو دھپور کے رانا سے پوچھا رانا صاحب آپ کے کنور
 میں پہلے تو رانا صاحب آپ جواب نہ دیا صاحب کی طرف اشارہ
 کر دیا صاحب نے عرض کی قبلہ عالم گیارہ کنور میں اب تو رانا صاحب
 خود بول اوٹھے کہ نہیں نہیں کتنے سے بھی سوا میں پھر صاحب نے تصریح کی کہ
 گیارہ رانیوں سے میں اور باقی اور محلوں سے *

اوسے دربار میں دھوپور کے رانا کے ساتھ اٹھا ایک چھوٹا کنور دیا
 میں گیا تو اب گورنر جنرل بہادر نے بطور ظرافت رانا صاحب سے کہا
 اس کنور کی نظر کہاں ہے رانا صاحب نے یہ کنور خود نظر ہے *

جسنگہ سو امی جی پور کا راجہ جب طفل خور و سال تھا اوسکا باپ گیا
 سلطنت ہلی میں اوسکی طلبی ہوئی سرداروں نے چند سوالات فرضی
 سے اونسکے جوابات کے راجہ کو تعلیم کئے وہ کو دک اپنی عقل خدا داد
 سے پیر تھا بولا بہلا جو ان سوالات میں سے ایک بھی نہ چھپا
 گیا کو مٹی اوسہی بات پوچھی گئی تو میں کیا جواب دینگا *

عرفی شیرازی الیکن ابو الفضل وزیر اکبر بایں گئے ابو الفضل نے پون
 یعنی سگ بچپن کے ساتھ ہو و لعب میں مشغول تھے عرفی
 نے پوچھا صاحبزادوں کا نام کیا ہے ابو الفضل نے کہا عرفی
 عرفی نے جواب دیا مبارک ۔ ناظرین کتاب پر واضح ہو کہ یہ
 ابو الفضل نے جو عرفی کہا سو عرفی کے معنی مشہورین یعنی مشہور
 پلے میں اور عرفی نے جو مبارک کہا سو مبارک ابو الفضل کے بایں کا نام ہے

نقلیات و چپ

ایک بیٹے کی چھاتی پر سے چوہا نکل گیا وہ روئے چلانے لگا لوگوں نے
 پوچھا خیر تو ہے ایسے کیوں رتے ہو کہا میری چھاتی پر سے چوہا
 نکل گیا انھوں نے کہا جو چوہا نکل گیا تو کیا کوئی تلوار کا گھاؤ لگ گیا
 کہنے لگا گھاؤ تو نہیں لگ گیا پر چوہا راہ تو کر گیا +
 ایک بیٹے کے گھر میں چور گھسے اور سبب جو چور کر رہا تھا
 وہ اور اسکی عورت تھی بیٹے نے اپنی عورت سے کہا جو ہم اسے

کچھ کہتے ہیں تو یہ بہین زخمی کر دینگے اسلئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم تو
 جگنا تھ کو جاتے ہیں اور تم جہا کر رو لگو کہ مجھے اکیدا چھوڑ کر کہاں
 جاتے ہو وہ عورت یکا یک خود مار کر رو اوٹھی پڑوسی جاگ کر پوچھنے
 لگے تو کیوں روتی ہے اسنے کہا لا لا مجھے تنہا چھوڑ کر جگنا تھ کو جاتے
 ہیں اونھون نے کہا لا لا ادھی رات مخصین جگنا تھ کیوں سوچھاؤ وہ
 کی طرف اشارہ کر کے بولا کہ میں تو نہ جاؤں پر یہ ساتھی تو ٹھہری
 مٹھری باز سے تیار بیٹھے ہیں *

ایک میاں جی مکتب میں انجمن شاگردوں سے یہ کہہ رہا تھا کہ دیکھو میں تمہیں
 سے آدمی بنانا ہوں یہ بات کہیں دھوبی کے کان پر گئی وہ میاں جی
 پاس دوڑا گیا اور کہنے لگا میاں جی ایک گد بامیر ابھی آدمی بنا دو
 میاں جی نے کہا اچھا دس روپے دے جا اور گد ملے آجھہ مینے
 بعد آدمی بنا بنایا لیجا یو جیسا میاں جی نے کہا ویسا دھوبی نے
 کیا جب چھ مینے ہو گئی دھوبی میاں جی پاس گیا اور اپنا گدھا

ایشی آدمی مانگا مہانجی نے کہا جاوہر تو جو نیو رکا قاضی ہو گیا *
 ایک سو پندرہ سہ راہین کی کتھا اول سے آخر تک سنی جب تمام
 پندرہ سو چوبیس لگا مہاراج مجھے یہ بتاؤ کہ رام کھنٹھ تھا یا راون *
 ایک شہر لی کی مٹی کا بیاہ کسی ساعت پر مقرر ہوا روز مہود برت آئی وہ
 اس دن شہر میں چمڑ پڑتا کھینے کھا پش میں آو برات دروازہ پر آگئی
 براتیوں سے کہہ دو کہ مہین اس سال بیاہ کر نیکی فرصت نہیں ہے *
 کسی عورت سنگدل نے تو ہار کے دن اپنے خاوند سے کہا کالج پانچ روپیہ
 خاوند نے کہا میرے پاس نہیں ہیں کہاں سے لاؤں بولی چوری کر کے لاؤ چاہو
 بحالت لا چاری ایک دن کان میں جا گھسا اور شامت کا مارا کپڑا گیا کام
 نے حکم دیا کہ وہ نہ کالا کر و لو کہ ہے پر چڑھا کر بستی میں گلی گلی کو جے کو ہے
 پھر لاؤ جب یہ بچارہ باہر نیت رسوائی اوس گلی میں پہنچا جسمیں اوس گھر
 تھا دیکھا تو اوسکی عورت کوٹھے پر کھڑی تھی شاؤ کھ رہی جب لڑک کی تار لکھیں
 ہونین عورت بولی کیا تم گدھے پر چڑھ کر باہر و پیہ کے خرچ سے چھوٹ گئے *

نسی ہوئے اپنی بیٹے کو سوختے سے جگایا اور کہا بیٹا اٹھ سو سوچ کل آیا وہ کہنے لگا امان
 جو سو سوچ رات ہی میں نکل آئے تو کیا میں بنید بھر نہ سوؤں ؟
 ایک آواز نے اپنے نوکر سے کہا کہ آج ہم شام کو کچری کوٹ کر بھنی ہوئی کچری
 کھاینگے وہ نامعقول بھڑ سے کچری بھنوا لیا جیسا کہ کچری آئے وہ دینا
 آگے دھرو یا جو اسے بتیہ میہ کیا کہا آپ ہی کھا سکتا کہ بھنی ہوئی کچری
 کھاینگے اسلئے میں بھنوا لایا ۔ ایک رئیس کا مکان سر بازار کوٹھے
 پر تھا ایک دن اوسنے اپنے نوکر سے کہا کہ آج مکان کو خوب صاف کر داور
 کوڑا بھلے آدمیوں کو دیکھ کر نیچے پھیک ۔ وہ بیوقوف کوڑا ڈلیا میں بھر کر
 غنٹر کھڑا جیسو ایک موش میں مثالہ پوش نکلے اونپر وہ ڈلیا اچھکا دی
 وہ شرمندہ ہو کر مالک مکان پاس چلے آئے اونکو وہ کیا مالک نوکر پر خفا
 ہوئے لگا نوکر بولا آپ ہی کھا سکتا کہ بھلے آدمیوں کو دیکھ کر کوڑا ڈالنا آپ ہی تو
 فرمائیے کہ ان صاحب سے سوا اور کھلا آدمی مجھے کہاں ملتا ۔ ایک متھرا کا چو
 کیہ بیان نوٹا کھانے گیا اتنا کھا گیا کہ اپنے کھر کے باہر سے اپنی گھر والی کو

چکار کر کے لگا چار پائی کچھائیو اسنے کہا تمھارے کھانے کی تعریف تب خوب
 ہوتی جب تم وہیں سے چار پائی پر دھڑوٹے گھر آتے یہ ایک بالکی نشین جب کبھی
 کہا روٹنگ کہتا کہ تم یہ چیز بازار سے خرید لیاؤ وہ نامعقول چوہہ اب کچھ سہم تو
 بالکی کے نوکرین سودا سلف لائیکے نوکر نہیں ہیں بالکی نشین اسوقت خاموش
 ہو رہا اور پھر اسنے یہ طریق اختیار کیا کہ جس چیز کی ضرورت بازار سے ملتی
 کہ ماروٹنگ کہتا لاؤ میری بالکی میں یہ چیز خریدنے بازار چلو گا جب زمین سو
 وقعہ بالکی طلب ہونے لگی کہ مار لاچار ہو گئے اور پھر انھوں نے کسی کام کو انکار نہ کیا
 ایک گناؤن کے پنڈت نے پانچ روزہ روزہ مارچون کے تہانے کے لئے یہ پترا بنایا
 کہ پندرہ دن کی پندرہ لاٹھیان ایک کونے میں دھردیتا اور ہر روز ان
 لاٹھیوں میں سے ایک لاٹھی اٹھا کر دوسرے کونے میں رکھ دیتا اور جب بیچتا
 کہ پنڈت جی کج کیا تاریخ ہے وہ دوسرے کونے کی لاٹھیان گن گن کر بتا دیتا کہ
 آج دوسرے ہاتھ وغیرہ اکین پنڈتانی نے گھر لیٹے کے لئے دونوں کو لون کی
 لاٹھیان یکجا کر دیں اب اسی عرصہ میں سینے پنڈت پاس آکر تاریخ پوچھی

اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے وہ بھی باتیں کرے اور جو شخص نہیں
 جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ جاباں مطلق ہے *
 وہ چیزیں غائبہ عقل کے بہت بولنے کے موقع میں نہ بولنا اور نہ بولنے کے
 موقع میں بولنا * ہر شخص کو اپنی عقل کے کمال اور اپنے فرزند کے
 جمال پر فخر ہے * آنجل میں لکھا ہے کہ خبرات بہت سے
 دجباے اور دست چپ کو خبر نہو *

سوال دینے میں کون چیز بہتر ہے؟ جواب کھانا سوال دینے میں
 کون چیز بہتر ہے؟ جواب گالی سوال کھانے میں کون چیز بہتر ہے؟
 جواب غصہ سوال نہ کھانے میں کون چیز بہتر ہے؟ جواب حرام *
 جس نے پڑھا اور عمل نہ کیا اوسنے کھیت جوتا اگر بیج نہ بویا *
 تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے بایار نہیں رہتی ہیں علم بغیر بحث کے
 مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے * ایک حکیم سے پوچھا
 کہ سخاوت اور شجاعت میں کس کو ترجیح ہے کہا جسکی ذات میں

سختاوت ہے وہ محتاج شجاعت نہیں ہے، جو کوئی بدون کامیگانہ ہوگا
 وہ نیکون کا بیگانہ ہوگا۔ اگر روزی عقل اسکے لئے اور رحمت
 صلیحہ کے لئے مخصوص ہوتی تو منکون کو فاسق مار ڈالتی
 اور مجرمون کو نو مبدی گلا دیتی، ایک بزرگ کو چہرہ دن
 لئے زخمی کیا زخمون کی تکلیف سے مرتا تھا اور خدا کا شکر کرتا تھا
 کہا کہ اس مصیبت میں شکر کا کیا موقع ہے کہا میں شکر گزار بات
 ہوں کہ میں گرفتار مصیبت ہوں نہ گرفتار مصیبت، کسینے مجھ پر
 کہا کہ لبالی کی صورت اچھی نہیں ہے تم کیوں اوسپر پائل ہو جو ابدیامین تو
 سیرت پر پائل ہوں نہ صورت پر، تو سعدیؒ کا کن کنی سے ملتا
 اور خلیلؒ کے ہاتھ سے جان کنی سے، محمدؐ غزالیؒ آسے پوچھا کہ اب اس درجہ
 فضیلت پر کیونکر فائز ہوئے کہا جو با مجھے معلوم نہویں کہ جو چھپے میں نہیں دیکھتا

نصائح

ادب کا ایسا تاج ہے کہ جہاں کو سپر رکھو جہاں چاہو وہاں چلے جاؤ

دشمن کی خوشاد پر گز مٹمن مت ہو وہ جب موقع پائیگا دشمن بن جائیگا۔
 اپنا راز اپنے دوست سے مت کہو کیونکہ اس دوست کا بھی کوئی دوست
 ہوگا۔ غضب کی آگ اول غضب کو جلاتی ہے بعدہ شک
 ہے کہ چنگاری اسکی غضوب تک پہنچے یا نہ پہنچے جو کوئی لیکو

ستا ئیگا وہ بھی ستایا جائیگا	رابعی جو کوئی لیکو بار کھپاؤ گیگا
یہ یاد رکھے وہ بھی نہ کل پاؤ گیگا	اس دیر کافات میں جس بو غافل
بیداو کر لگا آج کل پاؤ گیگا	خرصیں ہمیشہ گرسنہ رہتا ہے

اور قانع ہمیشہ آسودہ رہتا ہے قناعت انسان کو تو نگہ کرتی
 ہے اور حرص حالت افلاس میں رکھتی ہے جب تم
 پیدا ہوئے تھے سب ہنستے تھے اور تم روتے تھے اب تمھیں
 اس خوبی کے ساتھ جینا چاہیے کہ جب تم اس جان گذران سے
 سفر کرو سب روتے رہیں اور تم ہنستے چلے جاؤ۔
 حضرت موسیٰ نے قارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسی نیکی

خدا نے تیرے ساتھ کی ہے دوستی انجام اور سکا رہنے سہا۔
 اب لڑنے فرما ہیئے اپنے بیٹے کو بیعت کی کہ تو ماں سے ہر وقت
 جو کوئی توانامی کی حالت میں نہ کی ہمیں کڑا ہے۔ اقرار کی جائیں
 سختی لکھتا ہے۔ دوست اور سدا کھانا جائیے ہو بیعت یہ دیکھنا
 نہ اور سکو جو راحت میں باری کا دم بھرت * بعد مر نیکی جسکا ذکر
 خیر زبانوں پر رہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ بد زبانی سے
 ہمیشہ پرست کرنا چاہیے ہر صبح کو زبان تمام غصا سے یہ سوال کرتی ہے
 کہ تمھارا کیا حال ہے خبریت سے۔ یوں انہیں وہ جواب دیجیے ہر ک
 ہم خیر و عافیت سے ہیں اگر تو چھوڑ دیو سے۔ ہو قوف اور وان کی
 براہی بڑے شوق سے سنار تے ہیں اور یہ نہیں جانتے ہیں کہ
 جو شخص آج غیبت غیروں کی جھپے کر لیا ہے کل ہماری غیروں کا کریکا۔
 بدی آسان ہے لیکن نیکی کا رُبوں کے ساتھ بھی نیکی کرتے ہیں *

منت باخیر

اشد آدمی مانگا میا بچی نے کہا جاؤ تو جو نیور کا قاضی ہو گیا *
 ایک آیت ہے پندرہ سے رامین کی کتھا اول سے آخر تک سنی ہے کچھ نام نہ
 پندرہ سے پوچھنے کا مہاراج مجھے یہ بتاؤ کہ رام رکھش تھا باراون *
 ایک شہر لی کی بٹی کا سیاہ کسی ساعت پر مقرر ہوا بروز مہودرات آئی وہ
 اس دن شہر بن چھوڑا تھا کینے کہا ہوش میں آؤ ہرات دروازہ براگئی ہوا
 براتیوں سے کمد و کہ بہین اس سال بیاہ کر نیکی فرصت نہیں ہے *
 کسی رات سنگدل نے تیوار کے دن اپنے خاوند سے کہا کوچ پانچ روپے
 خاوند نے کہا میرے پاس نہیں ہیں کہاں سے لاؤں بولی چوری کر کے لاؤ چاہ
 بحالت لا چاری ایک دکان میں جا گھسا اور شامت کا مارا پکڑا گیا کام
 نے حکم دیا کہ کامو نہ کالا کرو لو گدھے پر چڑھا کر بستی میں گلی گلی کو جے کو جے
 پھرا لاؤ جب یہ بچا رہا بن لٹ روئی اوس گلی میں پہنچا جس میں اوس گلی
 تھا دیکھا تو اوسکی عورت کوٹھے پر کھڑی شاؤکھ رہی جب دونوں کی تالیاں
 ہوئیں عورت ہولی کیا تم گدھے پر چڑھ کر با پھر و پیکہ خرچ سے چھوٹ گئے *

کتنی مویٹے اپنی بیٹے کو سوکے بگایا اور کہا بیٹا اٹھو سو رچ محل آیا وہ کہنے لگا امان
 جو سو رچ رات ہی میں نکل آئے تو کیا میں نیند بھر نہ سوؤں ؟
 ایک قانے اپنے نوکر سے کہنا کہ آج ہم شام کو کچری کوٹ کر بھجی ہوئی کھڑی
 کھائینگے وہ نامعقول بھلا سے کھڑی بھجوا لیا جب سائیں کچری آئے وہ دینا
 آگے دھرو دیا تو اسے بے تیز یہ کیا کہا آپ ہی کھا تھا کہ بھنی ہوئی کھڑی
 کھائینگے اسلئے میں بھجوا لیا یہ ایک رئیس کا مکان سر بازار کوٹھے
 پر تھا ایک دن اوسنے اپنے نوکر سے کہا کہ آج مکان کو خوب صاف کر داور
 کوڑا بھلے آدمیوں کو دیکھ کر نیچے پھیک۔ وہ بیوقوف کوڑا ڈیا میں بھر کر
 غنٹر کھڑا راجست ایک مرد مشین و مثالہ پوش نگے اونپر وہ ڈلیا جھکاوی
 وہ شرمندہ ہو کر مالک مکان پاس چلے آئے اور شکوہ کیا مالک نوکر پر خفا
 ہونے لگا نوکر بولا آپ ہی کھا تھا کہ بھلے آدمیوں کو دیکھ کر کوڑا ڈالنا آپ یہ تو
 فرمائیے کہ ان صاحب سے سوا اور بھلا آدمی مجھے کہاں ملتا ہے ایک منظر کا چو
 سیکے بیان نوٹا کھانے گیا اتنا کھا گیا کہ اپنے کمرے باہر سے اپنی گھر والی کو

پکار کر کہنے لگا چار پائی بچھا سو اونے کہا تمھارے کھانے کی لذتیں تباہ
 ہوئی جب تم وہیں چار پائی پر دھر پڑے گھر آئے یہاں تک پالکی نہیں جی بھی
 کہا روک گستا کہ تم یہ چیز بازار سے خریدلاؤ وہ نامعقول پتہ بچے کہ جب تم
 پالکی کے نوکر میں سو واسطے لائیں گی تو کہ نہیں ہیں پالکی نہیں سوٹ خاموش
 ہو رہا اور پھر اونے یہ طریق اختیار کیا کہ جس چیز کی ضرورت بازار کر سکی
 کہ ماروں گے کتا لاؤ میری پالکی میں یہ چیز خریدے بازار جاؤ گاجے نہیں سو
 دفعہ پالکی طلب ہونے لگی کہ مار لاچار ہو گئے اور پھر انھوں نے کسی کام کو انکار نہ کیا
 ایک گلی کوچہ ٹیڈٹ پانزدہ روزہ مارچون کے بنانے کے لئے یہ پتہ بنایا
 کہ پندرہ دن کی پندرہ لاٹھیاں ایک کونے میں دھرتیا اور پھر روزانہ
 لاٹھیاں میں سے ایک لاٹھی اٹھا کر دوسرے کونے میں رکھ دیتا اور جب ہی پتہ
 کہ ٹیڈٹ جی آج کیا تاریخ ہے وہ دیکھ کر نوٹسکی لاٹھیاں گن گن کر بتا دیتا کہ
 آج دو سہ تاریخ وغیرہ اکیں ٹیڈٹانی نے گھر لینے کے لئے دونوں کو نوٹن کی
 لاٹھیاں یکجا کر دیں وہی حصہ میں سینے ٹیڈٹ پاس آکر تاریخ پوچھی

پندت حسب معمول لائٹھیان کے طعنے چبے گئے دیکھا تو دو زبان کہ زبان
 لائٹھیان کا ایک جگہ ڈھیر ہے باہر انکر دے چھنے واسے کہا کہ آج گپیں پوچھو
 کسی نادان جملہ رنج کو بیوقوف سردار و ان شیہ صلاح دی کہ آپ موئذ چرسے
 فوج میں بھرتی کیجئے وہ اپنا جسم آپ کاٹ ڈالتے ہیں میدان
 جنگ میں انکو کچھ اندیشہ نہ ہوگا اس بیوقوف نے موافق صلاح اون
 نادانوں کے موئذ چروں کی بھرتی کی جب ٹرائی کا دن آیا اور موئذ چروں
 سے کہا گیا کہ فوج غنیم کے مقابلہ کو چلو آئیں گے کہا ہم تو نہیں
 چلیں گے ہم اپنا جسم رگ پٹھا بچا کر اپنے ہاتھ سے کاٹ لیتے ہیں
 دوسرا ہمیں زخمی کرنے میں یہ لحاظ کیوں رکھیکا *

نکات

جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے وہ فاضل
 اہل ہے اور جو شخص جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ بھی
 عالم ہے گو اسے پندار ہے اور جو شخص نہیں جانتا ہے

اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا ہے وہ بھی کچھ کم نہیں ہے اور جو شخص نہیں
 جانتا ہے اور جانتا ہے کہ جانتا ہے وہ جاہل مطلق ہے *
 وہ چیزیں خلاف عقل کے ہیں بولنے کے موقع میں بولنا اور نہ بولنے کے
 موقع میں بولنا * ہر شخص کو اپنی عقل کے کمال اور اپنے فرزند کے
 جمال پر فخر ہے * آنجل میں لکھا ہے کہ خبر است دست سے
 دیجائے اور دست چپ کو خبر نہو *

سوال دینے میں کون چیز بہتر ہے؟ جواب کھانا سوال دینے میں
 کون چیز بہتر ہے؟ جواب گالی سوال کھانے میں کون چیز بہتر ہے؟
 جواب غصہ سوال نہ کھانے میں کون چیز بہتر ہے؟ جواب حرام *
 جس نے پڑھا اور عمل نہ کیا اس نے کھیت جوتا مگر بیج نہ بویا *
 تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے بایں زمین رہتی ہیں علم بغیر بحث کے
 مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے * ایک حکیم سے پوچھا
 کہ سخاوت اور شجاعت میں کس کو ترجیح ہے؟ کہا جسکی ذات میں

ادب کا البیاتاج ہے کہ جواسکو میر رکھلو جہان چاہو وہاں چلے جاؤ

انصاف

ادب کا ایسا تاج ہے کہ جو اس کو سیر رکھلو جان چاہو وہ ان چلے جاؤ

دشمن کی خوشاد پر گز مٹیں بہت ہو وہ جب موقع پائیگا دشمن بن جائیگا۔
 آتیار ازا اپنے دوست سے کہہ دینا کہ اس کو دوست کا بھی کوئی دوست
 ہوگا۔ غصہ کی آگ اول غاصب کو جلاتی ہے بعدہ شک
 ہے کہ چنگاری اسکی خضوب تک پہنچے یا نہ پہنچے جو کوئی سیکر

سناٹا گاہ بھی ستایا جائیگا۔	رباعی جو کوئی کسی کو یار کیا ہوگا
یہ یاد رکھے وہ بھی نہ کل پاوے گیگا	اس دیر مکافات میں جس اوغلا
بیدا کر گیا آج کل پاؤ گیگا۔	تحریص ہمیشہ گرسنہ رہتا ہے

اور قانع ہمیشہ آسودہ رہتا ہے فاعلت انسان کو تو نگر کرنی
 ہے اور حرص حالت افلاس میں رکھتی ہے۔ جب تم
 پیدا ہوئے تھے سب مہنتے تھے اور تم روتے تھے اب تمہیں
 اس خوبی کے ساتھ جینا چاہیے کہ جب تم اس جہان گزران سے
 سفر کرو سب روتے رہیں اور تم مہنتے چلے جاؤ۔
 حضرت موسیٰ نے فارون کو نصیحت کی کہ نیکی کر جیسی نیکی

خدا نے میرے ہاتھ کی ہے پختی انجام اسکا۔ سب نے سنا۔
 اب ناصر فرما ہی نہ اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ تو حاکم بن کر نہ بن کر
 جو کوئی تو انہی کی حالت میں ہونی نہیں کر سکتا۔ تانہانی کی راہ میں
 سختی بکھتا ہے۔ * دست اسکو کھنا چاہیے جو صیبت سے تکیہ نہ کر
 نہ اسکو جو راحت میں یاری کا دم بھرسے۔ * بعد مر نیکی جبکا ذکر
 خیر با بون پر رہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ * بد زبانی سے
 ہمیشہ پر پتھر کرنا چاہیے صبح کو زبان تمام اعضا سے یہ سوال کرتی ہے
 کہ تمہارا کیا حال ہے خیریت ہے۔ * بیان نہیں وہ جواب دیتے ہیں کہ
 ہم خیر و عافیت میں ہیں اگر تو چھوڑ دیو سے۔ * بیوقوف اور دان کی
 برائی بڑے شوق سے سن کر تے ہیں اور یہ نہیں جانتے ہیں کہ
 جو شخص آج غیبت غیروں کی تمسک کرتا ہے کل ہماری غیروں کا کریگا۔ *
 بدی آسان ہے لیکن نیکی کا رستہ روک ساکتا ہے نیکی کرتے ہیں *

مکتبہ سید الخیر